:\Users\Rashid\Desktop\3
copy.jpg not found.

ہفتہ وار

نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ ڈاکٹر محمد شہاب الدین اطہر
■ پروفیسر لطف الرحمٰن
■ موجودہ عالمی مسائل کا حل......
■ تجاویز مجلس شوریٰ......
■ اخبار جہاں
■ طب وصحت، ملی سرگرمیاں

جلد نمبر 55/65 شمارہ نمبر 46 مورخہ ۷؍ربیع الاول ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷؍نومبر ۲۰۱۷ء روز سوموار

امارت شرعیہ کی آواز گھر گھر پہونچائیں اور تنظیم کو مضبوط بنائیں: حضرت امیر شریعت

مجلس شوریٰ امارت شرعیہ کے اجلاس میں حضرت امیر شریعت کا فکر انگیز خطاب ، اجلاس میں کئی اہم تجاویز بھی منظور

رپورٹ: رضوان احمد ندوی

امارت شرعیہ کی آواز کو گھر گھر پہونچانے اور اپنے حلقۂ اثر میں تنظیم کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں، اس انتظار میں ہرگز نہ رہیں کہ امارت شرعیہ سے کوئی نمائندہ آپ تک پہونچے، بلکہ آپ خود امارت شرعیہ کے اس شعبہ کے ذمہ داروں سے رابطہ کر کے کاموں کو آگے بڑھائیں، تنظیم کی مضبوطی امارت شرعیہ کی مضبوطی ہے۔ یہ باتیں امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کے صدارتی خطاب میں کہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت شرعیہ کا نظام عام انسانوں کے ہاتھوں میں ہے، اس میں کمی کوتاہی ہوسکتی ہے، آپ نے اپنے مشوروں میں بہت سی چیزوں کی طرف متوجہ کیا، جو صحیح بھی ہوسکتی ہیں اور غلط فہمی کی بنیاد پر بھی، آپ کے سامنے اس کی وضاحت بھی اس شعبہ کے ذمہ داروں نے کر دی ہے، جس سے غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ اس سے کام کرنے میں مدد ملتی ہے اور ادارے کے کاموں کو مزید وسعت دینے میں نئے عزم و حوصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کی راہ کھلتی ہے۔ حضرت امیر شریعت نے اس موقع پر طلاق ثلاثہ سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا اس فیصلہ میں تضاد بہت زیادہ ہے اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جائزہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ دے دی ہے، جو انشاء اللہ اگلے سال ماہ فروری میں بورڈ کے چھبیسویں اجلاس حیدر آباد میں پیش ہوگی۔ اسکے بعد جو فیصلہ ہوگا، ہم سب لوگ اس کو مضبوطی کے ساتھ بروئے کار لائیں گے۔

واضح ہو کہ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کی سالانہ مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۹؍نومبر کو امارت شرعیہ کے کانفرنس ہال میں زیر صدارت امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب منعقد ہوا، جس میں بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے تقریباً تین سو اصحاب فکر و نظر علماء و ائمہ مساجد، سیاسی و سماجی خدمت گاران ارکان شوریٰ و مدعوئین کرام نے شرکت کی اور زیر بحث ایجنڈوں اور مسائل پر قیمتی آرا دیے۔ خیال رہے کہ امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس دو نشستوں میں منعقد ہوا، اجلاس کی پہلی نشست کے افتتاحی کلمات میں ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے ملک میں بڑھتے ہوئے نفرت کے ماحول پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہر سطح پر نفرت اور باہمی منافرت سے انسانی قدریں مٹتی جا رہی ہیں، ملک کے کچھ انتہا پسند افراد اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کی بالادستی کی خاطر نفرت کے شعلوں کو بھڑکانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، ضرورت ہے کہ انہیں سماجی، مذہبی و قانونی طور پر پیغام دیا جائے، اور نفرت کی جگہ محبت، رواداری، اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دیا جائے، اسی میں ملک و قوم کی بھلائی ہے۔ اس کے بعد ایجنڈے کے مطابق امارت شرعیہ کے جملہ شعبہ جات کی یک سالہ کارکردگی رپورٹ متعلقہ شعبہ کے ذمہ داروں نے پیش کی۔

شعبہ جات کی رپورٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام شمسی سابق پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ نے کہا کہ رپورٹ قابل تحسین اور قابل قدر ہے، جس سے امارت شرعیہ کی ترقی و استحکام کا بھرپور اندازہ ہوتا ہے، کہ ہمارے بزرگوں نے جس اخلاص وللٰہیت کے ساتھ ادارے کو قائم کیا، موجودہ ذمہ داران اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر بہار کے سرکاری اسکولوں میں خالی پڑے اردو کے عہدوں پر اساتذہ کی بحالی، مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ و ادارہ تحقیقات عربی و فارسی کے اندر اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے امارت شرعیہ کی جانب سے تحریک کرنے کی ضرورت پر زور دیا، انہوں نے فتنہ شکیلیت کے سد باب کے لیے امارت شرعیہ کے دعوتی شعبہ کو مزید متحرک اور فعال بنانے کا مشورہ دیا۔ مولانا ابوطالب رحمانی کولکاتا نے شعبہ جات امارت شرعیہ کی رپورٹ کو خوشگوار اور حوصلہ افزا قرار دیتے ہوئے، چند بنیادی اصلاحات کی طرف توجہ دلائی، جناب جاوید اکرام صاحب مدھے پورہ نے شہر مدھے پورہ میں دعوتی کام کو مزید تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جناب جاوید اقبال صاحب ایڈووکیٹ نے کہا کہ رپورٹ بہت قیمتی اور جامع ہے، انہوں نے امارت شرعیہ کے تعلیمی نظام کو مزید مضبوط کرنے پر زور دیا اور دار العلوم الاسلامیہ کے لیے خریدی جا رہی زمین کے لیے اپنی طرف سے گراں قدر تعاون پیش کیا اور ارکان شوریٰ کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کے لیے ترغیب دی، ان کی اس تحریک پر متعدد ارکان شوریٰ و مدعوئین کرام نے گراں قدر تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ جناب مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے شعبہ تعلیم، وفاق المدارس الاسلامیہ، شعبہ نشر و اشاعت، کتب خانہ، نقیب، ایم ایم یو ہائی اسکول وغیرہ کی رپورٹ پیش کی جب کہ مولانا سہیل احمد ندوی صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ نے دار العلوم الاسلامیہ، امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ اور اس کے تحت چلنے والے اداروں اور قاضی نور الحسن میموریل اسکول کی رپورٹ پیش کی، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ نے دار القضاء، مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی مفتی امارت شرعیہ نے دار الافتاء، مولانا محمد شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے تحفظ مسلمین، مولانا بدر احمد مجیبی استاذ المعہد العالی نے المعہد العالی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی، جناب سمیع الحق صاحب نائب انچارج بیت المال نے بیت المال کی آمد و صرف کا گوشوارہ پیش کیا، مولانا محمد سہراب ندوی صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ نے شعبہ دعوت و تبلیغ، ریلیف ورک اور شعبہ تعمیرات کی رپورٹ پڑھ کر سنائی، انہوں نے سابقہ اجلاس شوریٰ میں پیش کردہ تجاویز اور اس پر ہوئے عملی پیش رفت کو بھی شرکاء کے سامنے پڑھ کر سنایا، جس کی تائید و توثیق کی گئی۔ اجلاس میں گذشتہ ایک سال کے درمیان جن مرحومین نے داغ مفارقت دی، ان کے لیے تجویز تعزیت مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے پیش کی اور حضرت امیر شریعت اور تمام شرکاء نے مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

دوسری اور آخری نشست میں شعبہ جات امارت شرعیہ کی کارکردگی پر اظہار تاثر کرتے ہوئے جناب وصی احمد شمسی نے ملک میں بڑھتی ہوئی جارحانہ فرقہ پرستی کے سد باب کے لیے امن پسند شہریوں کو ساتھ لے کر کارنر میٹنگیں کرنے کی تجویز رکھی، جناب احمد سجاد صاحب نے بنیادی دینی تعلیم کے فروغ پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دینے پر زور دیا، مولانا عبد السبحان صاحب دہلی نے دہلی شہر میں امارت شرعیہ کے دفتر کے قیام کی تجویز رکھی اور وہاں کے لیے وفود کے دوروں کی ترتیب بنانے کی ضرورت کا احساس دلایا، مولانا پروفیسر ڈاکٹر شکیل احمد قاسمی نے امارت شرعیہ کی مضبوط قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے دینی تعلیم کے فروغ کے لیے ہر جہت سے جدوجہد جاری رکھنے کی تلقین کی، انہوں نے اسکولوں اور کالجوں میں اسلامی تعلیم خاص کر اخلاقی تعلیم کی شمولیت پر زور دیا، مولانا عبد الحنان صاحب راجوپٹی نے کہا کہ امارت شرعیہ نے دور غلامی سے اب تک ملت کی رہنمائی کی ہے، اور اپنی قیادت کا حق ادا کیا ہے، ہم اکابر امارت شرعیہ کو مبارک باد دیتے ہیں، قاضی نذر توحید مظاہری نے تنظیمی دائرے کو وسیع کرنے اور جھارکھنڈ کے ملی مسائل پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت بتلائی۔

جناب احمد اشفاق کریم مینیجنگ ڈائرکٹر کٹیہار میڈیکل کالج نے کہا کہ امارت شرعیہ کا ترجمان نقیب ہر گھر میں پہونچنا چاہئے، انہوں نے ٹیکنیکل کے جن شعبوں میں سیٹیں خالی رہ جاتی ہیں ان کو پر کرنے پر خاص توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا، جناب عرفان الحق صاحب نے کہا کہ جمعہ کے خطبات میں اصلاح معاشرہ کو موضوع بنایا جائے، امارت شرعیہ کی جانب سے اس کی مضبوط تحریک چلنی چاہئے۔ مولانا محمد قاسم مظفر پوری نے تنظیم امارت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی، مولانا عبد العظیم حیدری نے ضلعی سطح پر اصلاح معاشرہ کے لیے کمیٹیاں تشکیل دینے کی تجویز رکھی۔ جناب ذاکر بلیغ رحمانی اور ڈاکٹر مجیب الرحمٰن رئیس النقباء مغربی چمپارن نے ریلیف ورک کو باضابطہ ایک نظام کے ساتھ چلانے کا مشورہ دیا۔ مجلس شوریٰ کے اس اجلاس میں اتفاق رائے سے چھ کروڑ دس لاکھ چھیاسی ہزار روپئے کا بجٹ بھی پیش ہو، جسے تمام ارکان و مدعوئین نے اتفاق رائے کے ساتھ منظور کیا۔

پہلی نشست کی کارروائی قاری انور حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی اور مولانا مفتی مجیب الرحمٰن قاسمی صاحب معاون قاضی امارت شرعیہ نے نعتیہ کلمات پیش کیے۔ جب کہ دوسری نشست کی کارروائی مولانا جمال الدین قاسمی کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی اور نعتیہ کلام جناب مولانا شمیم اکرم رحمانی صاحب نے پیش کیا۔ دونوں نشستوں میں اجلاس کی نظامت مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا۔ (تجاویز صفحہ ۶؍پر)

وقتی جوش

’’مسلمانوں کی ترقی اور تنزلی دونوں کا ایک ہی سبب ہے، اور وہ ہے ان کا فوری اور وقتی جوش، وہ سیلاب کی مانند پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہلا سکتے ہیں، لیکن کوہ کن کی طرح ایک ایک پتھر کو جدا کر کے راستہ صاف نہیں کر سکتے، وہ بجلی کے مثل ایک آن میں خرمن کو جلا سکتے ہیں، لیکن چیونٹی کی طرح ایک ایک دانہ نہیں ڈھو سکتے، وہ ایک مسجد کی مدافعت میں اپنا خون پانی کی طرح بہا سکتے ہیں، لیکن کسی منہدم مسجد کو دوبارہ بنانے کے لیے مستقل کوشش جاری نہیں رکھ سکتے۔‘‘ **(علامہ سید سلیمان ندویؒ)**

بلا تبصرہ

’’ہندوستانی جمہوریت کی خوبصورتی یہی ہے کہ یہاں سبھی نظریات کے لیے جگہ ہے، یہاں کسی بھی طرح کی اجارہ داری بہت لمبے وقت تک نہیں چلتی، عوام ایک وقت تک ہی کسی کو موقع دیتی ہے، اور ایک محدود مدت تک ہی کسی کی زیادتی برداشت کرتی ہے، آج کا ووٹر جانتا ہے کہ روزگار، صحت، سڑک، پانی، بجلی، اور ترقی ہی بنیادی مسائل ہیں۔ ڈر اور جھوٹے وعدوں کی سیاست کا ہندوستان میں کوئی مستقبل نہیں ہے، یہ بات تمام سیاسی پارٹیوں کو سمجھ لینی چاہئے۔‘‘ **(اشونی راگھو، رامیندو، روزنامہ جن ستا: ۲۴؍نومبر ۲۰۱۷ء)**

اللہ کی باتیں ـــــ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری:

﴿اللہ نے اہل ایمان پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہیں کی جنس سے ایک رسول کو مبعوث فرمایا، جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاکیزہ بناتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔﴾ (سورۂ آل عمران: ۱۶۲)

مطلب: آقائے دوجہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پوری انسانیت کے لیے اللہ کی نعمت عظمیٰ ہے؛ لیکن مسلمانوں کے لیے یہ دوہری نعمت ہے؛ کیوں کہ کوئی بھی شے اصل میں نعمت اسی شخص کے حق میں ہوتی ہے، جس کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق میسر آتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق مسلمانوں کو حاصل ہوئی؛ اس لیے وہ سب سے زیادہ خوش نصیب ہیں؛ اس لیے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس عالمگیر شریعت، دائمی ہدایت اور بنیادی دعوت کو لے کر آئے وہ دوسروں تک پہونچائیں، اس راہ میں نت نئے مسائل اور رکاوٹیں حائل ہوں گی، ناموافق حالات کا سامنا ہوگا، آپ پر طعنے اور پھبکیاں کسی جائیں گی، ان تمام آزمائشوں کو صبر و تحمل اور قوت و برداشت سے جھیل جایئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آزمائشوں کے پہاڑ توڑے گئے، راہ پر روڑے اٹکائے گئے، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف دنیا کو حق و صداقت کا پیغام دیا؛ بلکہ اپنے صاحب عزیمت صحابہ کی بھی تربیت کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام لوگوں کے عقائد کی اصلاح، عبادات کے طریقے، لین دین، معاملات کی صفائی اور اخلاق کو بلند کرنے کی تعلیم دی، دنیا کی عشرت کدوں میں آپ نے لوگوں کو انہیں باتوں کی دعوت دی، کبھی بشارت اور خوشخبری کا پیغام سنایا اور کبھی خدا کے جاہ و جلال سے ڈرایا اور عذاب الٰہی سے خوف دلایا اور لوگوں کو ان کے انجام بد سے آگاہ کیا، اس لیے ہر داعی کا فرض ہے کہ وہ دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ قدم قدم پر ملحوظ رکھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے لکھا ہے کہ اگر آج امت مسلمہ اپنا مقصد کو خیر کی طرف دعوت دینا بنالیں تو وہ سب بیماریاں ختم ہوجائیں گی جو دوسری قوموں کی نقالی سے ہمارے اندر پھیلی ہیں، کیوں کہ جب کوئی قوم اس عظیم مقصد (دعوت الی الخیر) پر مجتمع ہوجائے اور یہ سمجھ لے کہ ہمیں علمی اور عملی حیثیت سے اقوام عالم میں غالب آنا ہے اور اقوام کی تربیت و تہذیب ہمارے ذمہ ہے تو اس کی نااتفاقیاں بھی یکسر ختم ہوجائیں گی اور پوری قوم ایک عظیم مقصد کے لیے لگ جائیں گی۔ (معارف القرآن) جب کسی سماج اور معاشرہ کے باا ثر لوگ سماجی خرابیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں تو برائیاں جڑ پکڑنے لگتی ہیں اور پھر وہ تنومند درخت کی شکل اختیار کرلیتی ہیں، اگر ہم نے داعی امت ہونے کی حیثیت سے خیر و بھلائی کی کوشش کی اور برائیوں کو مٹانے کے لیے جدو جہد کی تو آہستہ آہستہ معروف پھیلے گا اور منکرات ختم ہوں گے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت و تدبیر کے ساتھ ضلالت و گمراہی کو مٹایا اور لوگوں کے دلوں میں ایمان و یقین کو راسخ فرمایا۔

صبر و تحمل:

بعض صحابہ نے محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں، ان کے جسموں پر آرے چلائے گئے اور ان کی کھالیں تک اتار لی گئیں، مگر وہ اپنے مذہب سے نہیں پھرے، خدا کی قسم دین اسلام اپنے کمال کو پہونچ کر رہے گا، حتی کہ صنعاء سے حضر موت تک سفر کرنے والا مسافر خدا کے سوا اور اپنے ریوڑ کے لیے بھیڑیئے کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا (سنن ابی داؤد)

وضاحت: عہد رسالت میں مخالفین کی جانب سے مسلمانوں کو پہونچائی جانے والی تکالیف سے تنگ آکر بعض صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے اللہ کے رسول! دشمنان اسلام نے میری نیند اڑادی ہے، سکون و اطمینان کو ختم کردیا ہے، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی سازشوں سے محفوظ رکھے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے جو قومیں گذری ہیں انہیں بھی مختلف قسم کی مشکلات اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا؛ لیکن وہ اپنے مذہب پر عزم و استقلال سے جمے رہے، آندھیاں آتی رہیں، طوفان اٹھتے رہے، مگر انہوں نے ثبات قدمی کا مظاہرہ کیا اور اس راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو صبر و استقلال سے جھیلتے رہے، تمہیں بھی ان مصائب سے گذرنا ہے اور عزم و حوصلہ کا ثبوت دینا ہے، چنانچہ خود عملی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت و تبلیغ کی راہ میں بہت سے مصیبتوں کو برداشت کیا اور کسی بھی مرحلہ میں آپ کے پایہ استقلال میں ادنی لغزش پیدا نہ ہوئی، جب مخالفین اپنے حربے میں کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے لالچ کے راستے سے آپ کے عزم و استقلال کو چیلنج کیا اور آپ کو حکومت و بادشاہت، مال و دولت کی پیش کش کی؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت حق کے سامنے لذتوں کو ٹھکرادیا اور آپ اس راہ سے بھی عزم و استقلال سے گذر گئے، آپ کے جانثار صحابہ بھی نت نئے مشکلات و مصائب سے دوچار ہوئے۔ یقین مانئے کہ آپ کے صحابہ کا عزم و حوصلہ، استقلال اور صبر و تحمل ہمیں نئے راستے بتاتا اور عزم و عمل کی نئی راہیں دکھاتا ہے، جب انسان کا یقین پختہ ہوتا ہے تو راستے چاہے جس قدر دشوار کن ہوں، صاحب عزم انہیں عبور کرکے منزل تک جا پہونچتے ہیں؛ کیوں کہ مشکلات ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں اور پھر یہ تو عزم و ارادے کو مہمیز کرنے کا کام دیتی ہیں، اس سے انسانوں کے اندر کچھ کر گذرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایمان اور آزمائش کا چولی دامن کا ساتھ ہے، ہمارا عزم پختہ، عمل مضبوط، راہ متیقن اور منزل واضح ہونی چاہئے، اس کے علاوہ جو کچھ ہے، وہ سب خواہ کتنا ہی مستحکم و مضبوط نظر آتا ہو، فریب وقت کے سوا کچھ نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مشقتوں کے نتیجہ میں دین اسلام پورے عالم میں پھیلا اور پھیلتا جارہا ہے؛ اس لیے ہر مومن بندہ کو وقت اور حالات کی ناہمواری سے شکستہ دل نہیں ہونا چاہئے اور مضبوط ارادوں کے ساتھ اپنے دعوتی مشن کو بروئے کار لاتے رہنا چاہئے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

عورتوں کا بغیر محرم حج کے سفر پر جانا:

موجودہ زمانہ میں جب کہ عورتیں تنہا سفر کرلیتی ہیں اور ہندوستان سے باہر دوسرے ملکوں میں بھی چلی جاتی ہیں، تو حج کے سفر پر تنہا یا دو چار عورتوں کے گروپ میں کیوں نہیں جاسکتیں؟ محرم کی شرط لگا کر کیا ان کو حج جیسی اہم عبادت سے محروم نہیں کیا جاتا؟

الجـــــــــواب و باللّٰہ التَّـــــــوفیق

عورتوں کی عزت و وقار اور قدر و منزلت ان کی عصمت و ناموس کی حفاظت میں ہے اور اسلام نے عصمت و آبرو کے تحفظ کے حوالہ سے ورتوں کو جو عزت و وقار بخشا ہے، یہ اسی کا حصہ ہے، دنیا میں جو بدامنی و بے حیائی عام ہے، جس سے انسانیت کراہ رہی ہے یہ اسلام کے روشن اور واضح تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے، شریعت مطہرہ کا مزاج یہ ہے کہ عورتیں بلاضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔" و قرن فی بیوتکن" (الاحزاب/۳۳) اور اگر کسی ضرورت سے باہر نکلنا ہی پڑے تو حکم دیا کہ آرائش و زیبائش کے بغیر سادہ اور غیر جاذب لباس میں نگاہیں نیچی کیے ہوئے اپنی آبرو کی حفاظت کی ہر ممکن تدابیر اختیار کرکے مکمل احتیاط کے ساتھ نکلیں۔

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ (النور/۳۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے، جب کوئی عورت (اپنے پردہ سے) باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو مردوں کی نظروں میں اچھا کرکے دکھاتا ہے۔''

المرأۃ عورۃ فإذاخرجت استشرفھا الشیطان (سنن ترمذی قبیل ابواب الطلاق: ۱/۲۲۲)

شیطان بھی عام طور پر مردوں کو عورتوں کے ساتھ گناہ میں مبتلا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے حق میں عورتوں کو سب سے زیادہ ضرر رساں فتنہ قرار دیا: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ما ترکت بعدی فتنة اصغر علی الرجال من النساء (صحیح البخاری: ۲/۷۶۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو متنبہ کیا کہ عورتوں کے فتنہ سے بچو، کیوں کہ بنی اسرائیل کی تباہی کا سبب سب سے پہلے عورتوں کے فتنہ ہی صورت میں ظاہر ہوا۔'' قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و سلم و اتقوا النساء فإن أول فتنة بنی اسرائیل کانت فی النساء" (صحیح مسلم: ۲/۳۵۲)

عورتوں کو چونکہ فتنہ میں مبتلا ہونے کا شدید اندیشہ ہے، خصوصاً حالت سفر میں ان کی عصمت و ناموس کو بڑا خطرہ لاحق رہتا ہے، اس لیے انسانیت کے مسیحا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سفر میں خواہ وہ سفر حج ہو، یا اس کے علاوہ شوہر یا محرم کو لازم قرار دیا، کیوں کہ سفر میں اس کی عزت و آبرو کی جس قدر حفاظت شوہر یا محرم کرسکتا ہے، کوئی دوسرا نہیں کرسکتا ہے۔ "قال علیہ الصلوٰۃ و السلام : لا یحل لإمرأة تؤمن باللّٰہ والیوم الآخر أن تسافر سفراً یکون ثلاثة أیام فصاعداإلا و معھا أبوھا أو إبنھا أو زوجھا أو أخوھا أو ذو محرم منھا" (مسلم: ۱/۴۳۳ باب سفر المرأة مع محرم الی حج و غیرہ) ''و فی روایة لا یحل لإمرأة تومن باللّٰہ و الیوم الآخر تسافر مسیرة یوم إلا مع ذی محرم (مسلم: ۱/۴۳۳)

ایک حدیث میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حج جیسے مقدس سفر میں محرم کے بغیر جانے سے سختی سے روکا چنانچہ فرمایا: "لا تحجن إمرأة إلا و معھا ذو محرم" (دار قطنی) کوئی عورت محرم کے بغیر ہرگز حج نہ کرے، بلکہ ایک صحابی جن کو جہاد میں جانا تھا اور ان کی بیوی بغیر محرم کے حج میں جارہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو جہاد میں جانے سے روک دیا اور فرمایا کہ جاؤ بیوی کے ساتھ رہ کر حج کرآؤ۔

"عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا تسافر المرأة إلا مع ذی محرم و لا یدخل علیھا رجل إلا ع معھا محرم فقال رجل یا رسو اللّٰہ إنی ارید أن اخرج فی جیش کذا و کذا و إمرأتی ترید الحج فقال اخرج معھا۔ (صحیح بخاری: ۱/۲۵۰ باب حج النساء)

دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو بلاشبہ پاکیزہ اور پرامن دور تھا، جسے خیر القرون ہونے کا شرف حاصل ہے، اس زمانہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر سفر حج کی اجازت نہیں دی تو آج کا یہ دور جو کہ بالکل غیر مامون و غیر محفوظ ہے، قدم قدم پر عزت و ناموس کے لیے خطرہ لگا رہتا ہے، عزت و ناموس کے لٹیرے انسانی بھیڑئے کب اور کہاں کس شکل میں حملہ آور ہوجائیں، کچھ نہیں کہا جاسکتا، ان کی نظر میں جوان، بوڑھی اور بچی کی کوئی تمیز نہیں ہوتی، ایسے پرفتن اور پرآشوب ماحول میں عورتوں کو محرم کے بغیر سفر حج کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے، عورت ایک ہو یا دو چار خطرہ بحر حال ہے، صرف عورتیں ہی عورتیں ہوں، تو فتنہ کا اندیشہ ختم نہیں ہوتا، بلکہ اور بڑھ جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح جس طرح سڑک پر گاڑی گھوڑے سے ایک چھوٹے بچے کے لیے جو خطرہ بنا رہتا ہے، دو تین بچوں کی صورت میں وہ خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے، کم نہیں ہوتا۔

"و یعتبر فی المرأة أن یکون لھا محرم تحج به أو زوج...... و لأنھا بدون المحرم یخاف علیھا الفتنة و تزداد بانضمام غیرھا إلیھا۔ (الھدایة: ۱/۲۳۳)

لہٰذا صورت مسئولہ میں عورتوں کا محرم کے بغیر تنہا ہو یا عورتوں کے گروپ میں سفر کرنا صحیح نہیں ہے، حج جیسے مقدس سفر میں بھی دیندار محرم یا شوہر کے ساتھ رہنا شرط ہے اور یہ شرط ان کو حج سے محروم کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ ان کی عصمت و ناموس کی حفاظت، بدگمانی، بدنامی اور تہمت سے بچانے کے لیے ہے، جس کے بغیر ان کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے، رہا حج کا معاملہ تو کوئی محرم نہ ملے تو شریعت نے حج بدل کی اجازت دی ہے، جس میں وہ پورے ثواب کی مستحق ہوگی اور شرعی حکم کی بجا آوری کی وجہ سے مزید اجر عظیم کی مستحق ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار
پھلواری شریف پٹنہ
نقیب

پھلواری شریف

مورخہ ۷؍ربیع الاول ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۷؍نومبر ۲۰۱۷ء روز سوموار

محبت کے تقاضے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے دل ودماغ میں رچی بسی ہوئی ہے، یہ ہمارے دین وایمان کا حصہ ہے، اس کے بغیر ایمان کا تصورنہیں کیا جاسکتا، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مال ودولت، گھر بار، باپ ماں اور بیوی بچوں کی بہ نسبت ایمان والوں کو اللہ ورسول سے زیادہ محبت نہ ہوتو سزا کے منتظر رہنے کو کہا ہے، ارشاد باری ہے: آپ کہہ دیجئے: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جوتم نے کمائے ہیں، اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کواندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہونچاتا۔ (سورہ توبہ: آیت ۲۴ رکوع ۳)

یہ آیت ہجرت کے پس منظر میں ہے، لیکن یہ حکم اسی کے ساتھ خاص نہیں ہے، ہر دور کے لیے ہے، اس آیت میں اللہ اور رسول کی محبت کو تمام چیزوں کی محبت سے برتر وبالا رکھنے کی بات کہی گئی ہے اور ایسا نہ کرنے پر سزا کا اعلان بھی کیا گیا ہے، اس لیے ایمانی واسلامی زندگی بغیر اللہ رسول کی محبت کے ممکن ہی نہیں ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی اسوقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا، جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں، ایک موقع سے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول سب کی محبت مغلوب ہوچکی ہے، صرف اپنی ذات سے تعلق زیادہ معلوم ہوتا ہے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی نہیں عمر، تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا: اب اپنی ذات سے بھی زیادہ آپ سے محبت معلوم ہوتی ہے، ارشاد ہوا، ہاں اب، یعنی اب ایمان مکمل ہوگیا، اسی محبت کا تقاضہ تھا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میں پھانسی کے پھندے سے اتار دیا جاؤں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک میں کانٹے چبھیں۔

اس قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کیوں کرنی چاہیے؟ اس لیے کرنی چاہیے کہ محبت کے تمام اسباب جمال، کمال، احسان اور قرب وہ سب کے سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں مکمل طور پر پائے جاتے ہیں، جمال آپ سے زیادہ خوبصورت انسان پر سورج طلوع نہیں ہوا، کمال ایسا کہ ۲۳ سال کی مختصر مدت میں کایا پلٹ کردی، ایک خدائے واحد کی پرستش کا غلغلہ بند ہوا، جہالت دور ہوئی، علم کی روشنی پھیلی، ظلم وستم کا خاتمہ ہوا، کراہتی ہوئی انسانیت نے سکون وآرام پایا، انصاف کی حکمرانی قائم ہوئی، احسان ایسا کہ انسان تو کیا چرند وپرند بھی آپ کی رحمت سے بہرہ ور ہوئے، دشمنوں کی جان بخشی کی گئی، اور دوستوں پر شفقت ومحبت کی ایسی بارش ہوئی کہ سب گرویدہ ہوگئے اور قرب ایسی کہ قربت خداوندی کا حصول آپ کے قرب کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے محبت فطری ہے، اور اس کے لیے کسی دلیل اور حجت کی ضرورت نہیں ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ایک دوسری آیت میں اللہ سے محبت کا تقاضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو قرار دیا گیا، اور اطاعت رسول پر مغفرت خداوندی کا مزدہ سنایا گیا، گویا اللہ کی خوشنودی کا حصول اتباع رسول کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کی مرضیات پر چلتے اور آپ کے چشم وابرو کے اشارے پر قربان ہونے کو تیار رہتے تھے، ایک بار حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے دروازے تک پہونچے تھے کہ آپ کے اعلان کی آواز کانوں میں پڑی کہ بیٹھ جاؤ، وہیں بیٹھ گیے اور کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بعد اس کی گنجائش ہی کہاں تھی کہ ایک قدم آگے بڑھایا جائے، ایک صحابی نے اپنا قبہ صرف اس بات پر توڑ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تھا کہ یہ کس کا قبہ ہے، صحابی نے محسوس کیا کہ آپ نے اس کو پسند نہیں کیا، تبھی تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح کا مال اس کے مالک کے لئے قیامت میں وبال جان ہوگا، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار کسم سے رنگا ہوا گلابی گیروارنگ کا کپڑا پہنے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا، یہ کیا ہے؟ یہ سن کر اس کپڑے کو چولھے میں ڈال کر جلا ڈالا، دوسرے دن آنے پر دریافت کیا کہ اس کپڑے کا کیا کیا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جلا ڈالا، ارشاد ہوا کسی عورت کو کیوں نہیں دے دیا، ان کے لئے اس طرح کا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ اور اس قسم کے واقعات بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام کے نزدیک محبت رسول کا مطلب اللہ کے رسول کی مرضیات پر چلنا تھا۔

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کی ایک ایک ادا کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا جائے اور ہمارے ہر کام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ اور ان کی ہدایات کے مطابق ہوں، مجازی محبت میں بھی آدمی محبوب کی ایک ایک ادا پر مرمٹتا ہے، یہ تو حقیقی محبت کا معاملہ ہے، اس میں کمی، کوتاہی کسی صورت گوارہ نہیں، مسلمانوں کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مثالی ہے اور ہم سب اس کے لیے مرمٹنے کو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، ناموس رسالت پر کسی قسم کا حملہ اور کسی قسم کی توہین ہمیں برداشت نہیں، جان، مال، آل واولاد باپ ماں سب آپ پر قربان۔

اتنی محبت ہونے کے باوجود ہم اپنا رنگ ڈھنگ سنت کے مطابق نہیں بنا پارہے ہیں، زندگی سنت کے مطابق نہیں گذر رہی ہے، سماجی، معاشی، معاشرتی زندگی میں عموما سنتوں کا چلن نہیں ہے، ان تمام معاملات میں ہم من مانی کر رہے ہیں، اور بھول جاتے ہیں کہ ہمارے اعمال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باخبر کرایا جاتا ہے، محبت رسول کے دعویٰ کے باوجود سنت رسول سے اس قدر دوری قابل غور ہے اور اس صورت حال میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔

عملی زندگی میں سنت سے دوری کی کسر ہم اظہار محبت کے نت نئے طریقے ایجاد کرکے پورے کررہے ہیں، حالاں کہ اظہار محبت کا بھی وہی طریقہ معتبر ہے، جو محبوب کو پسند ہو، محبوب جلسہ، جلوس، مظاہرے کو پسند نہ کرتا ہو اور ہم ان چیزوں کے ذریعہ محبت کا اظہار کریں، تو محبوب کی خوشنودی کس طرح حاصل ہوسکتی ہے؟ بلکہ جو طریقے انہیں پسند نہیں، اس کو اپنا کر ہم کچھ ان کے عتاب کے ہی شکار ہوں گے، رضا کے نہیں، اس حقیقت کو ہم سب کو جان اور سمجھ لینا چاہیے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمیں جشنِ آمدِ نبی تو یاد رہ گیا ہے، مشن آمدِ نبی سے ہم سب غافل ہیں۔

ہتک عزتی

ہندوستان میں اساتذہ سے غیر تدریسی کام لینے کی روایت پرانی ہے، مردم شماری، جانور شماری، گھروں کی گنتی، انتخاب کی تیاری، ووٹوں کی گنتی، ووٹر کارڈ وغیرہ بنانے کا کام ان سے لیا جاتا رہا ہے اور محکمۂ تعلیم کو بھی اس کی فکر نہیں رہی کہ ان کاموں میں اساتذہ کو الجھانے سے تعلیم وتدریس کا کام کس قدر متاثر ہوتا ہے، طلباء کا کتنا نقصان ہوتا ہے اور تعلیم میں کس قدر انحطاط آتا جارہا ہے۔

ان کاموں کیساتھ مڈل اور ہائی اسکول کے اساتذہ کو صبح ۶؍ سے ۷؍ بجے اور شام ۵؍ بجے سے ۶؍ بجے کے درمیان کھلے میں قضائے حاجت کے لیے جانے والوں کی نگرانی کرنی ہوگی، اس نگرانی کو ''لوٹے کی نگرانی'' کا نام دیا گیا ہے، اس کا مقصد صفائی مہم کے تحت میدان اور سڑکوں کے کنارے بول وبراز پیشاب پائخانہ کرنے سے عام لوگوں کو روکنا ہے یہ حکم اورنگ آباد کے دیو اور مظفر پور کے کراہنی بلاک کے بی ای او (بلاک ایجوکیشن افسر) نے دیا ہے، حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ اساتذہ اپنے تدریسی فرائض کے ساتھ درج بالا اوقات میں کھلے میں قضائے حاجت کرنے والے کی نگرانی کریں گے اور ان کی فوٹو کھینچیں گے، حکم نامہ میں یہ صراحت نہیں ہے کہ اس کام کے لیے بلاک ایجوکیشن افسر انہیں الگ سے کیمرہ فراہم کرائیں گے، یا انہیں اپنے موبائل سے ہی کام چلانا ہوگا۔

اس حکم پر بہار کے وزیر تعلیم کرشنندن پرسادورما نے بھی مہر لگادی ہے، انہوں نے اس حکم کی معقولیت بتاتے ہوئے کہا کہ ملکی سطح پر صفائی مہم چل رہی ہے، اساتذہ کو بھی اس کام میں تعاون کرنا چاہیے۔ اساتذہ کی مختلف تنظیموں نے اس حکم کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اساتذہ کے ذمہ یہ کام کرنا ان کی ہتک عزتی ہی نہیں ملک کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ ہے۔ اساتذہ کی تنظیمیں اس حکم کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی تیاری کررہی ہیں، اس درمیان خبر یہ بھی آرہی ہے کہ وزارت تعلیم نے اساتذہ کرام کے مخالفانہ تیور دیکھ کر اس حکم کو واپس لے لیا ہے، اگر واقعتاً ایسا ہوا ہے تو ایک اچھی بات ہے، آئندہ اس قسم کے بے تکے کام دے کر اساتذہ کی عزت سے کھلواڑ نہیں کرنا چاہئے، اساتذہ کا اکرام نہیں ہوگا تو طلبہ کی تعلیم وتربیت کا کام متاثر ہوگا اور ہم نئی نسل کو مہذب بنانے کے معاملے میں کافی پیچھے چلے جائیں گے۔

قانونِ طلاق

عدالت کے ذریعہ ۲۲؍اگست ۲۰۱۷ء کو طلاق کو کالعدم قرار دینے کے بعد حکومت پارلیامنٹ کے سرمائی اجلاس میں تین طلاق سے متعلق ایک بل لانا چاہتی ہے، تاکہ موجودہ قانون میں ترمیم کرکے ایک بار میں تین طلاق کو جرم کے دائرے میں لایا جاسکے، اس کام کے لیے وزارتی سطح کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، جس میں وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ، وزیر خزانہ ارون جیٹلی اور وزیر قانون روی شنکر پرساد کو رکھا گیا ہے، نام نہاد مسلم خواتین کی تنظیم ''بھاتیہ مسلم مہیلا اندولن (بی ام ام اے) نے حکومت کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملہ میں ایسا قانون بنایا جائے جو قرآن کے مطابق ہو اور ملکی قوانین سے بھی ہم آہنگ ہو، ان مذہب بیزار خواتین نے تین طلاق کے ساتھ نکاح، حلالہ، تعداد ازدواج کے مسئلے کو بھی حل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

اس مطالبہ کا اثر کیا پڑے گا، وہ تو بعد کی بات ہے، فی الوقت ان مذہب بیزار خواتین منچ نے ایک شوشہ چھوڑا ہے، پھر اس کو میڈیا ٹرائل سے گذار کر رائے عامہ کا ڈھنڈھورا پیٹا جائے گا اور دفعہ ۲۵ کو عملی طور پر منسوخ کرکے مسلم پرسنل لا میں مداخلت کا دروازہ کھول کر ایسی ایسی ترمیمات لائی جائیں گی کہ دفعہ ۲۵ کا کوئی معنی مطلب نہیں رہ جائے گا۔

حکومت کی پریشانی یہ ہے کہ تین طلاق پر عدالت کے فیصلے کے باوجود یہ سلسلہ رُکتا نظر نہیں آتا، جو لوگ تین طلاق ایک ساتھ دینے کی حماقت کررہے ہیں، ان کو قانون کی کس دفعہ سے سزادی جائے، واضح نہیں ہے، اس لیے پولیس کوئی دفعہ نہیں لگا پاتی اور اور مجرم چھوٹ جاتا ہے، رہ گیا عورتوں پر تشدد کا قانون، تو تین طلاق تشدد کی تعریف کے دائرے میں داخل ہی نہیں ہے، تو اس دفعات کے تحت کیسے سزادی جاسکتی ہے، اس کا حل حکومت کی نظر میں قانون سازی ہی ہے، جس کا مشورہ عدالت نے حکومت کو دیا بھی تھا، اس درمیان آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان مولانا خالد سیف اللہ رحمانی سکریٹری بورڈ نے اس فیصلے کی مذمت کی ہے اور حکومت پر واضح کردیا ہے کہ دستور کی دفعہ ۲۵ کے مطابق ملک کے ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے، اس لیے حکومت کا یہ اقدام ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو ان کے بنیادی حق سے محروم کرنے کی سازش ہے، اگر حکومت نے اپنے اعلان کے مطابق قانون بنانے کی کوشش کی تو پارلیامنٹ کے ذریعہ اسے روکنے کی کوشش کی جائے گی، اور عدالت میں بھی چیلنج کیا جائے گا۔

...Naqueeb Final Copies From 25 septmeber to 25 December2017\27.11.2017 naqueeb.inp 07/04/39 12:13 & PAGE 4 (1,1)

یادوں کے چراغ

ڈاکٹر محمد شہاب الدین اطہر: ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

: مولانا محمد ارشد قاسمی قاضی شریعت پورنیہ

میرے محسن ومشفق، مربی وہمدرد، لوگوں کے مسیحا، علم دوست اور اردو ادب سے مخلصانہ وجذباتی رشتہ رکھنے والے ڈاکٹر محمد شہاب الدین اطہر پورنیہ کا انتقال ۱۴رنومبر ۲۰۱۷ء بروز منگل ہوگیا، جنازہ کی نماز ۱۵رنومبر بروز بدھ مولانا مفتی احمد حسین سابق امام جامع مسجد خزانچی ہاٹ نے پڑھائی، اور سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں لائن بازار قبرستان پورنیہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مجھے یاد آتا ہے کہ ان سے میری پہلی ملاقات خزانچی ہاٹ کی جامع مسجد میں بعد نماز عصر ہوئی تھی، مختصر تعارف ہوا، جب انہیں معلوم ہوا کہ میں پورنیہ میں امور قضاء انجام دینے کے لئے مامور ہوا ہوں، تو ان کی خوشی ومسرت قابل دید تھی، پہلی ہی ملاقات میں انہوں نے میرے ساتھ اس طرح حسن سلوک کا مظاہرہ کیا کہ مجھے احساس ہی نہیں ہوا کہ میں کسی اجنبی سے مل رہا ہوں، بلکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں ان کے خاندان کا ایک فرد ہوں، جس کی واپسی بہت دنوں بعد پورنیہ میں ہوئی ہے، بعد کی ملاقات اور برتاؤ نے یہی ثابت کیا کہ ان کے دل میں امارت شرعیہ اور یہاں کے ذمہ داروں کی کافی وقعت وعظمت ہے، اسی تعلق اور وابستگی نے میرے ساتھ نیک برتاؤ کرنے پر انہیں مجبور کیا، ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے اپنے اس مطب میں لے آئے جو اسی مسجد سے متصل تھا، وہ مطب ودواخانہ کم، دوستوں اور ہم جلیسوں کی محفل زیادہ تھی، جہاں عصر سے مغرب تک نشست ہوا کرتی، چائے نوشی کا دور چلتا، حالات حاضرہ پر گفتگو ہوتی، شرکاء محفل اپنی لطافت وظرافت سے محفل کو گل وگلزار کرتے اور رونق وزینت بخشتے، روزانہ کا تقریبا یہی معمول تھا، علمی وادبی شخصیات کے علاوہ شہر کے بااثر افراد اور پڑھے لکھے طبقے کی بھی آمد ورفت ہوتی رہتی، ان مجالس میں اکثر شریک ہونے والوں میں جناب مختار عالم صاحب (جیلر) مرحوم، ماسٹر محمد طفیل صاحب مرحوم، الحاج محمد اسرافیل صاحب مرحوم، جناب عبدالسبحان اور کبھی کبھی جناب ڈاکٹر زیڈ بی رضا صاحب مرحوم کے نام قابل ذکر ہیں، ابتدا میں اجنبیت کی دیوار کھڑی تھی، بعد میں ڈاکٹر صاحب کی شفقت ومحبت، انسانیت وشرافت اور خصوصی توجہ نے غیر شعوری طور پر مجھے شوخ وبے تکلف اور اس مجلس کا ایک اہم رکن بنا دیا تھا، وہ شہر پورنیہ میں میرے لئے ایک شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتے تھے، کبھی طبیعت میں پژمردگی چھا جاتی تو ان کے پاس جا کر تازہ دم ہو جاتا، ان کی مجلس میں مجھے ویسا ہی آرام وسکون ملتا جس طرح ایک مربی ومحسن کی مجلس میں ملا کرتا ہے، میں فطری طور پر اپنوں کی مجلس میں ظریف واقع ہوا ہوں، ان کی مجلس میں بھی کبھی کبھی مزاحیہ الفاظ کا استعمال کرتا اور وہ درویش انسان میری ان باتوں پر مسکراتا رہتا، اپنے غریب خانہ پر بلا کر ناشتہ کرانا اور بلا وجہ مدعو کرتے رہنا یہ ان کی عادت کریمانہ تھی، وہ نہایت ہی سادہ طبیعت، پاک طینت اور شریف النفس انسان تھے، اسی لئے وہ میرے ساتھ نہایت شریفانہ وکریمانہ ومشفقانہ برتاؤ کرتے تھے، بڑوں کو تو سب بڑا مانتے اور تسلیم کرتے ہیں اصل کمال تو یہ ہے کہ کوئی چھوٹے کو بڑا بنا دے، ایسا کرنا یہ اس کے بڑا پن ہونے کی علامت ہوتی ہے اور یہ صفت ان کے اندر بدرجہ اتم موجود تھی۔

نیکیاں تو نہ جانے انہوں نے کتنی کی ہونگی، اس کا صحیح اور بہتر علم تو اللہ ہی کو ہے، لیکن من جملہ ان کی نیکیوں میں بڑی نیکی میں دفتر دارالقضاء امارت شرعیہ مادھوپارہ پورنیہ اور مسجد رضوان کے لئے زمین کی حصولیابی ہے، الحاج محمد جمشید صاحب (اللہ ان کی عمر میں برکت دے اور انہیں صحت وسلامتی سے نوازے) نے امارت شرعیہ کے نام پوری زمین وقف کی، اس زمین کی رجسٹری میں کسی وجہ سے غیر معمولی تاخیر ہوتی رہی، بسا اوقات محسوس ہوتا کہ شاید زمین حاصل نہ ہو سکے گی،، لیکن ایسے مایوس کن حالات میں بھی ان کا قدم متزلزل نہیں ہوا، وہ برابر سعی وکوشش کرتے رہے اور ملاقات جاری رکھی، بالآخر وہ زمین رجسٹری ہوگئی اور آج الحمد للہ اسی زمین پر دو خوبصورت پرکشش عمارت کھڑی ہے، ایک میں اللہ کی بندگی کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری طرف احکام خداوندی کی تنفیذ واجراء، دونوں عمارت ان کے حق میں قیامت تک صدقہ جاریہ ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ شہر میں ان کے علاوہ دوسرے لوگ اردو زبان وادب سے محبت نہیں کرتے ہیں، ممکن ہے کہ ان سے کہیں زیادہ محبت کرنے والے لوگ ہوں، لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ اردو زبان وادب کے فروغ اور اس کی نشر واشاعت کا جذبہ جس قدر ڈاکٹر صاحب کے اندر تھا، اس کی مثال نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے، انہی کی کدوکاوش سے شہر پورنیہ میں اردو رابطہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا، جب تک صحت نے ساتھ دیا، اردو ادب کی خدمت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا، اس کی ترقی واستحکام کے لئے پوری مستعدی اور دلچسپی کے ساتھ محنت، ارباب علم وادب کو جوڑا، ان بچوں کو جو اپنی مادری زبان سے غیر محسوس انداز سے دوری اختیار کر رہے تھے، ایسے بچوں کو اردو پڑھنے لکھنے کا شوق دلایا، اردو سے رابطہ کس طرح مضبوط ہو، اس کے لئے کبھی حاجیوں کو استقبالیہ دیتے، کبھی بچوں کو اردو میں مضمون لکھوا کر انعامی پروگرام کرواتے، کبھی مشاعرہ کرانے سوچتے، اگر انہیں یہ معلوم ہوتا کہ شہر میں کسی ادیب کی آمد ہے تو ان کے نام پر مجلس منعقد کرنے کی فکر کرتے، غرض تمام ذرائع ووسائل کو بروئے کار لا کر لوگوں کو اردو رابطہ کمیٹی سے جوڑتے، وہ خود اس سے اس طرح جُڑے ہوئے تھے اس کی پہچان بن گئے تھے، یہ ان کی لگن، دھن اور دیوانگی کہئے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری مہہ وسال اس کی نشو ونما کے لئے جھونک دیا، وہ قریب دو ڈھائی سال سے صاحب فراش تھے، جس کی بنا پر اردو رابطہ کمیٹی کمزور ہوتی چلی گئی، ہم لوگوں کو اس کی نشو ونما کے لئے جس قدر قربانی اور توجہ دینی چاہئے تھی وہ نہیں دے سکے، کاش کوئی ایسا مرد مجاہد شہر پورنیہ میں پیدا ہوتا جو ان کی فکری، علمی اور ادبی وراثت کو اپنے سینے سے لگا کر اسے پروان چڑھانے کی سعی کرتا تو یہ ان کے لئے سچی خراج عقیدت ہوتی۔ (بقیہ صفحہ ۱۱ر پر)

ادبی گوشہ

پروفیسر لطف الرحمٰن --- ادبی دنیا کا گوہر نایاب

: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

(رحمانی فاؤنڈیشن مونگیر کے سمینار کے لیے خصوصی تحریر)

مجھے اس کا اعتراف ہے کہ پروفیسر لطف الرحمٰن صاحب مرحوم سے میری ملاقات کم اور ان کی تخلیقات کا مطالعہ میرا کمزور ہے، بعض احباب کی خواہش تھی کہ اس حوالے سے میری علمی کمزوری آپ حضرات کے سامنے آئے اور وہ میرے پرزے اڑنے کا مزہ لیں اور دیکھیں۔ غالب تو بچ گئے، تماشا ہی نہیں ہوا؛ لیکن آج یہ تماشا ہو کر رہے گا، کیونکہ میں احباب کی خواہش کا احترام کرتا رہا ہوں، طبیعت اس روایت کو توڑنے پر آمادہ نہیں ہوئی، تو یوسف کے خریداروں میں نام لکھانے کے لیے بڑھیا کی طرح کج مج تحریر لے کر حاضر ہو گیا۔

پروفیسر لطف الرحمٰن (ولادت ۲رفروری ۱۹۴۱ء وفات ۳۱راگست ۲۰۱۳ء) کو جتنا میں نے جانا سمجھا، پڑھا اور پرکھا، اس کے مطابق ان کی شخصیت ہمہ جہت ہے، وہ ادب وشاعری، تنقید ومکتوب نگاری، سماجی اور سیاسی زندگی میں قوت گفتار کے ساتھ جرأت اظہار بھی رکھتے تھے، ان کے اندر قوت اخذ بھی تھی اور طاقت عطا بھی، انہوں نے شاعری کب سے شروع کی، مجھے معلوم نہیں، البتہ ان کی پہلی تخلیق ''ہماری زبان'' میں ۱۹۴۱ء میں شائع ہوئی تھی، ''ہماری زبان'' انجمن ترقی اردو ہند کا ترجمان تھا، اور مدیر، اردو کے نامور ناقد پروفیسر آل احمد سرور تھے، آل احمد سرور کی ادارت میں چھپنے والے اس ترجمان میں ان کی شعری تخلیق کا شائع ہونا خود اس کے معیاری ہونے کی دلیل ہے۔

ان کے پہلی شعری مجموعہ ''تازگی برگ نوا'' کی پہلی اشاعت ۱۹۷۷ء میں ہوئی اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۱ء میں آیا، اس طویل عرصہ میں ان کے شعری نظریہ میں واضح تبدیلی آئی، انہوں نے محسوس کیا کہ ان کا باطن، تشدد، انتشار، بے انصافی اور نفسیاتی جرائم کو دیکھ کر جس عذاب میں مبتلا ہے بقول ان کے ''اس کی ادبی تعبیر وتفسیر غزل کے ذریعہ ممکن تو ہے؛ لیکن تہہ در تہہ رمزیت وایمائیت کی متقاضی ہے۔'' اس نتیجہ پر پہونچنے کے بعد انہوں نے عالمی سیاسی، تہذیبی اقتصادی، علمی وادبی جارحیت کی ترجمانی کے لئے غزل کی ہیئت کو ناکافی سمجھتے ہوئے نثری نظم کی وکالت شروع کی، اور ۲۰۱۲ء میں ''راگ براگ'' کی اشاعت ہوئی تو انہوں نے نثری نظم کو بقول ان کے ''عصر حاضر کی سیاسی، معاشی، معاشرتی اور جولیاتی قدروں کے منفی ومثبت احساسات کی آئینہ داری'' قرار دیا ہے۔'' (صفحہ ۱۶)

پروفیسر لطف الرحمٰن صاحب نے پابند نظم وغزل لکھی ہو یا نثری نظم، ان کی تخلیقات ہوں یا تنقیدات، یہ ان کے نزدیک تفریح طبع کا ذریعہ نہیں تھیں، وہ شعر وسخن کو تزکیۂ نفس کا ایک پر اثر اور دلکش وسیلہ سمجھتے تھے، انہوں نے ''بوسۂ نم'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ''عمومی سطح زندگی سے بے تعلقی، روحانی رفعت اور باطنی پاکیزگی پر مبنی فن کارانہ تخلیق، تزکیۂ باطن کی رہ گذر میں انمول رخت سفر کی حیثیت رکھتی ہے۔ (بوسۂ نم ص ۷)

پروفیسر لطف الرحمٰن کے پانچ شعری مجموعے ''تازگی برگ نوا (۱۹۷۷ء) بوسۂ نم (۲۰۰۷) صنم آشنا (۲۰۰۸) دشت میں خیمۂ گل (۲۰۱۲) راگ براگ (۲۰۱۲) نے اہل فن اور شعر وسخن کے شناوروں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور اردو شاعری کے قدآور تخلیق کاروں میں ان کا شمار ہونے لگا۔

لیکن تخلیق میں قدآوری بغیر تنقیدی شعور کے ممکن نہیں، ہر اچھا فن کار اچھا نقاد ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی کی تنقیدی بصیرت صرف اپنے فن کے کاکل وگیسو سنوارنے تک محدود رہ جاتی ہے اور کوئی دوسروں کی تخلیقات کو بھی اپنی تنقیدی شعور کے دائرے میں لاتا ہے، یہ دوسری قسم کے تخلیق کار ادب کی اصطلاح میں نقاد اور تنقید نگار قرار پاتے ہیں، پروفیسر لطف الرحمٰن کی تنقیدی بصیرت بھی بہت سارے نقادوں سے الگ اور ممتاز تھی، اس لیے انہوں نے شاعر سے زیادہ تنقید نگار کی حیثیت سے شہرت دوام پائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تنقید کو بھی تخلیق قرار دیتے تھے، وہ مانگے کے اجالا کے قائل نہیں تھے، اس میدان میں انہوں نے اردو دنیا کو ''جدیدیت کی جمالیات (۱۹۹۳ء)، ''نثری شعریات'' (۲۰۰۶ء) نقد نگاہ (۲۰۰۶) تنقیدی مکالمے (۲۰۰۸) تعبیر وتقدیر (۲۰۰۸ء) فنون لطیفہ اور تخلیقی تخیل (۲۰۱۱ء) تنقید وتخلیق (۲۰۱۱ء) جیسی معیاری کتابیں دیں، ان کا تحقیقی مقالہ جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری ایوارڈ ہوئی راسخ عظیم آبادی کی غزل گوئی پر تھا جو ساہتیہ اکیڈمی سے شائع ہوئی۔

پروفیسر لطف الرحمٰن، ادب وشاعری، تخلیق وتنقید کے میدان سے سیاست کے گلیاروں میں بھی آئے، انتخاب بھی جیتا وزیر بھی بنے، قعر دریا میں تختہ بندی کے بعد دامن کو تر ہونے سے بچانا، ہوشیاری کے باوجود آسان نہیں ہوتا، لیکن پروفیسر لطف الرحمٰن اس میدان میں بھی ہم عصروں سے آگے رہے، خود داری کے ساتھ سیاست کی اور آبرو بچا کر کنارہ کش ہوئے، جتنے دن اس میدان میں رہے، انسانوں کے مصائب اور درد وکرب دور کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہے، وہ شعور ذات کے ساتھ اپنے کو بچانے کے لیے کوشاں رہے؛ کیونکہ ان کا احساس تھا کہ

کچھ رسم ہی عجیب تھی بازار مصر کی
کچھ لوگ بک گیے ہیں شرافت کے باوجود

انہوں نے اپنے کو بکاؤ مال کبھی نہیں بنایا، لیکن وہ نظر کو پرکھ رہے تھے اور ہر پیشانی پر قیمت لکھی تحریریں انہیں صاف نظر آتی تھیں کہتے ہیں۔

ہر نظر اپنے خریدار کے خوابوں میں رواں
ہر جبیں پر کوئی تحریر ہے قیمت جیسی

(بقیہ صفحہ ۱۱ر پر)

موجودہ عالمی مسائل کا حل اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید احمد ومیض ندوی (استاذ حدیث دارالعلوم حیدرآباد)

دورِ حاضر سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا دور ہے، مواصلات کی حیرت انگیز ترقی نے ساری دنیا کو گلوبل ولیج میں تبدیل کردیا ہے، انٹرنیٹ کی ایجاد نے معلومات کے انبار لگا دیئے ہیں، علم وسائنس کے بڑھتے قدموں نے وسائلِ زندگی میں بے تحاشہ اضافہ کردیا ہے، ہر قسم کے سامان آرائش کی فراوانی ہے، لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے، دورِ حاضر کی تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ وسائل کی بہتات کے باوجود موجودہ دور کا انسان مسائل میں گھرا ہوا ہے، اس وقت ساری انسانیت انتہائی پیچیدہ قسم کے مسائل میں گرفتار ہے، مغربی ممالک ہوں کہ مشرقی دنیا، ترقی یافتہ علاقے ہوں کہ پسماندہ ممالک ساری انسانی آبادی الجھنوں کا شکار ہے، عالمگیر نوعیت کے مسائل کا سامنا ساری دنیا کو ہے، اور ایسا بھی نہیں کہ ان مسائل کے حل کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں ہوتی بلکہ دنیا بھر کے دانشور اور بے پناہ دماغی صلاحیتوں کے حامل مفکر اور صفِ اول کے مدبر بار بار سر جوڑ کے بیٹھتے ہیں اور مسائل کے حل کے لیے عالمی کانفرنسوں اور سیمیناروں کا انعقاد عمل میں لایا جاتا ہے، اور بعض مسائل ایسے ہیں جن کے حل کے لیے اقوام متحدہ کی نگرانی میں باقاعدہ بیٹھکیں ہوتی ہیں، مگر نشستند وخوردند وبرخاستند کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

انسانیت کو لاحق مسائل کا حل وہی ذات کرسکتی ہے جو انسانوں کی خالق ہے جس پروردگار نے انسان کی شکل میں حیرت انگیز مشین بنایا ہے وہی بہتر طور پر جانتا ہے کہ اس مشین کو کیا کمزوریاں لاحق ہوسکتی ہیں اور اس میں آنے والی خرابیوں کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے چنانچہ اس خالق کائنات نے جہاں حضرت انسان کو پیدا فرمایا وہیں اس کے مسائل کے حل کے لیے حضرات انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیج کر قیامت تک پیدا ہونے والے نت نئے مسائل کے حل کا سامان فراہم فرمایا، اس وقت انسانیت جتنے مسائل سے دوچار ہے اس کا حل صرف اور صرف سیرت رسول ﷺ اور تعلیمات اسلام میں ہے۔

اس وقت سب بڑا مسئلہ جس سے دنیا کے سارے ممالک دوچار ہیں، تحفظ وسلامتی اور انسانی حقوق کی حفاظت کا ہے، دنیا کے ہر خطہ میں انسان عدم تحفظ کا شکار ہے، انسانی خون ارزاں سے ارزاں ہوتا جارہا ہے، گزشتہ صدی میں دنیا دو عظیم جنگوں کا سامنا کرچکی ہے، جن میں لاکھوں انسان مارے گئے ان دو جنگوں کے باوجود حالات میں تبدیلی نہ آسکی، اب دنیا کی صورتِ حال یہ ہے کہ دھماکے روز کا معمول بن چکے ہیں، کسی دن کے اخبارات دھماکوں کی خبروں سے خالی نہیں ہوتے، اور ایک ایک دھماکے میں سیکڑوں لوگ ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوتے ہیں اور لاکھوں کی املاک تباہ ہوتی ہے، عراق میں دس لاکھ سے زائد شہری مارے گئے، افغانستان میں تباہی کا سلسلہ ہنوز جاری ہے، بوسینا کی قیامت صغریٰ اب تک ذہنوں سے محو نہیں ہوئی، جہاں کی اجتماعی قبروں سے اب تک نعشیں برآمد ہو رہی ہیں جن ممالک کو اپنے سیکوریٹی نظام پر ناز ہے وہاں بھی انسانی جان کو خطرات لاحق ہیں امریکہ جیسے سپر پاور ملک میں اچانک فائرنگ کے واقعات معمول بن چکے ہیں، اسکولوں میں دن دھاڑے فائرنگ ہوتی ہے، شاپنگ مالوں میں دھماکے ہوتے ہیں، الغرض پوری دنیا بارود کے ڈھیر پر کھڑی ہے، سلامتی وتحفظ کے مسئلہ پر ہر ملک انتہائی حساس ہے، سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے نت نئے مہلک ہتھیار تیار کئے جارہے ہیں، ہر ملک اپنے بجٹ کا ایک بڑا حصہ دفاع پر خرچ کررہا ہے، اس سب کے باوجود کہیں انسانوں کو تحفظ حاصل نہیں، سیرت رسول ﷺ اس کا حل بتاتی ہے، آپ ﷺ کی آمد سے پہلے قتل وغارت گری اور لوٹ کھسوٹ عام تھی، معمولی باتوں پر جنگ چھڑ جاتی تھی اور چالیس چالیس برس تک جاری رہتی تھی، مختلف قبائل میں آپسی رسہ کشی عروج پر تھی ایسے نازک حالات میں رحمتِ عالم ﷺ نے اپنی پاکیزہ تعلیمات کے ذریعہ ایسا انقلاب برپا کردیا کہ خونخوار انسان امن وسلامتی کے علمبردار بن گئے، ایک دوسرے کی جان کے درپے رہنے والے ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والے بن گئے، عورتوں کو مکمل تحفظ حاصل ہوگیا، آپ ﷺ نے انسانی جان کی عظمت بڑھادی، خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر صاف اعلان کیا کہ تمہارا خون تمہارا مال ایک دوسرے کے لیے حرام ہے جس طرح یہ دن یہ شہر قابل احترام ہے، جرائم کے انسداد اور جان ومال کے تحفظ کے لیے آپ نے لوگوں میں ایک دوسرے کے حقوق کا احترام اور ان کی ادائیگی کی فکر پیدا کی، اور آخرت میں جوابدہی کا احساس پیدا کیا، چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہر شخص خوف خدا سے سرشار ہوتا تھا، دوسروں پر ظلم تو دور رہا کسی کے بارے میں معمولی بات کہنا بھی ان کے لیے گراں گزرتا تھا، فکر آخرت اور مرنے کے بعد کی زندگی میں ہونے والے حساب وکتاب کے یقین کے بغیر حقوق انسانی کا تحفظ ممکن نہیں اور نہ ہی انسانی جانوں کے اتلاف کا یہ لامتناہی سلسلہ ختم ہوسکتا ہے، احساس جوابدہی اور آخرت کی سزا کے ڈر کے ساتھ جرائم اور قتل وغارت گری کے سدباب کے لیے آپ نے حدود وقصاص اور تعزیرات کا مؤثر نظام قائم فرمایا، قاتل کی سزا قصاص اور چور کے لیے قطع ید شراب نوشی پر اسی کوڑے اور شادی شدہ کے زنا میں مبتلا ہونے اور گواہوں کے ذریعہ ثابت ہونے پر سنگساری کی سزا مقرر فرمائی، موجودہ مغربی دنیا ان سزاؤں کو وحشیانہ قرار دیتی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ ایک قاتل پر حد جاری کرنا ہزاروں افراد کے تحفظ کا ضامن ہے، چنانچہ حدود وقصاص کا یہ نظام جن مسلم مسلکوں میں رائج ہے وہاں قتل وجرائم کے واقعات کی شرح انتہائی کم ہے۔

دوسرا عالمی مسئلہ جس سے پوری دنیا دوچار ہے وہ غربت اور بھکمری ہے، آج کی مہذب دنیا میں جہاں سائنس وٹیکنالوجی کی ترقی سے اسباب زندگی اور وسائل آرائش کی بہتات ہے، مختلف ملکوں میں لاکھوں افراد نانِ شبینہ کے محتاج ہیں افریقی ملکوں میں لاکھوں باشندے ایسے ہیں جنہیں بھوک کی شدت نے ہڈی کے ڈھانچوں میں تبدیل کردیا ہے، فاقہ کے سبب ہر سال لاکھوں افراد بلک بلک کر جان دے رہے ہیں خود ہمارے ملک میں بھی خط افلاس کے نیچے زندگی گزارنے والوں کی شرح چالیس فیصد سے زائد ہے، لاکھوں ہندوستانیوں کو ایک وقت کا صحیح کھانا نصیب نہیں حتیٰ کہ پینے کا پانی تک میسر نہیں، سیرت رسول میں اس کا علاج موجود ہے، آپ نے زکوٰۃ کا نظام قائم فرمایا اس سے ہٹ کر غریب رشتہ داروں، پڑوسیوں اور ضرورت مند انسانوں کی حاجت برآری کی تلقین فرمائی، یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی، اگر صحیح معنی میں سارے صاحب نصاب مسلمان اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالنے لگیں تو امت مسلمہ کا کوئی فرد بھوکا نہیں رہے گا، نبی کی ان تعلیمات کو اگر دنیا کے سارے انسان اپنالیں تو غربت کے خاتمہ میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

ایک اور عالمی مسئلہ جس نے عالمی قائدین کی نیند حرام کردی ہے معاشی بحران کا ہے، معاشی بحران اس وقت سارے یوروپ اور امریکہ کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، امریکہ کے بیسوں بینکوں کا دیوالیہ ہو چکا ہے، بیسیوں کمپنیاں ٹھپ پڑ چکی ہیں، مہنگائی روز افزوں ہے عام اشیاء کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگی ہیں، سیرت رسول ﷺ اور قرآنی تعلیمات میں اس مسئلہ کا شافی علاج ہے، موجودہ معاشی بحران دراصل سودی نظام معیشت کی دین ہے، اسلام بلاسودی نظام معیشت پیش کرتا ہے، سودی نظام پر مبنی بینکاری فیل ہوچکی ہے، خود مغرب کے صفِ اول کے ماہرین معاشیات اس کا اعتراف کرچکے ہیں اور خود مغربی حلقوں سے بلاسودی اسلامی بینکنگ سسٹم کے لیے آواز بلند ہورہی ہے، اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، چنانچہ سود پر مبنی معیشت اپنا بوریہ بستر لپیٹ رہی ہے، اب ایک ہی راستہ رہ گیا ہے، کہ انسانیت نبی رحمت کے دامن سے وابستہ ہوجائے، اور آپ کے لائے ہوئے نظام معیشت کو رواج دے۔

موجودہ دور کی ایک لعنت جو عالمگیر شکل اختیار کرچکی ہے وہ ذات پات اور رنگ ونسل کی بنیاد پر انسانوں میں تفریق کی لعنت ہے، نسلی امتیاز اور قومیت وعلاقائیت کے تعصّبات انتہا کو پہنچ چکے ہیں، یوروپ اور امریکہ جیسے حقوق انسانی کے دعویدار ملکوں مین کالے گوروں میں امتیاز عام ہے، گورے کالوں سے اس درجہ نفرت کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کھانے میں تک عار خیال کرتے ہیں چنانچہ گوروں کی ہوٹلوں میں کالوں کا داخلہ ممنوع ہے، نبی نے سرے سے اس کا خاتمہ کردیا، آپ نے بتایا کہ انسانوں کے درمیان رنگ ونسل اور قومیت کی بنیاد پر تفریق دراصل انسانیت کے ساتھ ظلم ہے، سارے انسان آدم کی اولاد ہیں سب برابر کے حقوق رکھتے ہیں، انسانوں میں اگر فرق کیا جاسکتا تو وہ صرف اخلاق او کردار اور تقویٰ کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے، کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، آپ نے ایک ہی جھنڈے تلے صہیب رومی کو بھی لایا اور سلمان فارسی کو بھی، بلال حبشی کو عربوں کا سردار بنایا، نسلی امتیاز اور علاقائی عصبیت کی لعنت سے نجات سیرت رسول ﷺ ہی سے ممکن ہے۔

موجودہ دور کا ایک عالمی مسئلہ بدعنوانی اور کرپشن کا ہے، اس وقت پوری دنیا اس لعنت میں گرفتار ہے کرپشن سارے نظام کو کھوکھلا کررہا ہے، ہمارا ملک تو بدعنوان ملکوں میں سرفہرست سمجھا تا ہے، جہاں بدعنوانی سیاسی زندگی کا جز ولاینفک بجھی جارہی ہے، آئے دن اسکامس منظر عام پر آرہے ہیں ۲۰۱۰ء تو حکومت کے لیے اسکنڈلوں کا سال رہا، G2 اسپکٹرم اسکام سوسائٹی اسکام کامن ویلتھ گیمز اسکام، پتہ نہیں کن کن ناموں کے اسکام سامنے آئے، بدعنوانی قوانین سے ختم نہیں کی جاسکتی اس کے لیے جب تک سیاست دانوں میں احساس جوابدہی نہ پیدا ہو، بدعنوانی کا خاتمہ ممکن نہیں۔

اسی طرح آج کا ایک اہم مسئلہ خاندانی نظام کا بکھراؤ اور معاشرتی زندگی کا عدم استحکام ہے جو اس وقت مغربی معاشروں کو تباہی کے دہانے پر پہنچا رہا ہے، اسلامی تعلیمات کے بغیر مستحکم خاندانی نظام ممکن نہیں، مغربی معاشرے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوچکے ہیں، شادیوں کا تصور ختم ہوتا جارہا ہے، ۵۰ فیصد سے زائد نوجوان لڑکیاں کنواری مائیں بن رہی ہیں، بیشتر شادیوں کا انجام طلاق کی صورت میں ظاہر ہورہا ہے، مغربی ممالک کے بچے ماں باپ کی شفقت سے محروم ہیں، ماں باپ اولاد پر کنٹرول کھوتے جارہے ہیں، کامیاب خاندانی اور عائلی زندگی صرف اسلام اور سیرتِ رسول پیش کرتی ہے، مغرب اگر اپنی بقا چاہتا تو اسے معاشرتی زندگی کی نبوی تعلیمات کو اپنانا ہوگا، اسلام خاندان کے ہر فرد کے حقوق وفرائض کا ایک مکمل اور مربوط نظام رکھتا ہے اور عورت اور مرد میں سے ہر ایک کا دائرہ متعین کرتا ہے بہترین خاندان کی تشکیل کے لیے عورتوں پر گھریلو تربیت کی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ فحاشی وعریانیت اور جنسی بے راہ روی آج کے دور کا ایک انتہائی پیچیدہ مسئلہ بن چکی ہے، پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے، مغربی ملکوں میں فحاشی کو قانونی درجہ حاصل ہو چکا ہے، آزادی کے نام پر انسانوں کو حیوانوں کی صف میں کھڑا کیا جارہا ہے، میڈیا جسے اچھے پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرنا چاہیے صرف غلاظتوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، مغربی معاشرہ کے انسان کتوں کی طرح بے حجابانہ جنسی ہوس پوری کررہے ہیں، سیرت رسول ﷺ ہی دنیا کو اس لعنت سے بچاسکتی ہے، آپ ﷺ کی تعلیمات میں حیا کو ایمان کا لازمی جز قرار دیا گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے حیاباش وہرچہ خواہی کن، عورتوں کے لیے حجاب ضروری قرار دیا گیا، مردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، بری نگاہ کو شیطان کا تیر قرار دیا گیا، بے حیائی اور عریانیت کے سبب اس وقت انسانیت ایڈز کی شکل میں عذاب الٰہی سے دوچار ہے، ہر سال دنیا بھر میں لاکھوں افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں، ایڈز کے خدائی عذاب سے بچنے کے لیے ہر ملک اپنے بجٹ کا بڑا حصہ استعمال کررہا ہے، عالمی سیمناروں کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے، لیکن اس سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی، جب تک سماج سے فحاشی اور برہنگی اور جنسی بے راہ روی کا خاتمہ نہ کیا جائے ایڈز سے نجات ممکن نہیں، نبوی تعلیمات کے نفاذ سے انسانیت اس عذاب سے چھٹکارا پاسکتی ہے۔ دور حاضر کی ایک خطرناک لعنت نشہ بازی اور منشیات کی لت ہے، عالمی صحت تنظیم WHO کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ۲؍ارب لوگ شراب نوشی کرتے ہیں، ہندوستان میں سڑک حادثات میں روزانہ تقریباً ۲۸۲ لوگ مرتے ہیں، جس میں اکثر حادثوں کے پیچھے شراب نوشی کارفرما ہوتی ہے، شراب کے ساتھ دیگر منشیات کا استعمال آج کے مشینی معاشرہ میں تیزی سے فروغ پارہا ہے، شراب ونشہ بازی کا بنیادی سبب موجودہ معاشرہ میں سکون سے محرومی ہے موجودہ مشینی مادہ پرست معاشرہ میں سکون نام کی چیز نہیں ہے مادی وسائل رکھنے والا بھی پریشان ہے اور ان سے محروم افراد بھی مضطرب ہیں، سکون کے لیے بھنگ، شراب، گانجہ، ہیروئن، مارفین جیسی چیزوں کا سہارا لیا جاتا ہے، آج دنیا کی ساری حکومتیں ڈرگس اور منشیات کے مسئلہ سے حیران وپریشان ہیں، امریکہ میں ۱۹۱۸ء سے ۱۹۳۳ء کے درمیان نشہ بندی مہم کے دوران اربوں ڈالر خرچ کرکے بھی مقصد حاصل نہیں ہوا، منشیات کی لعنت کا حل نبی نے بتایا ہے، شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ کی نالیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگی، شراب سے پاک معاشرہ نبوی تعلیمات، خوف خدا اور اخروی جزا وسزا کے یقین کے بغیر ممکن نہیں۔

الغرض اس مضمون میں موجودہ دور کے چند مسائل کا سرسری ذکر کیا گیا ہے، خلاصہ یہ کہ ہمارے سارے دردوں کا درماں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ہمارے سارے مسائل کا حل تعلیمات نبوی میں ہے آج کی انسانیت کو یہ راز کون بتائے؟ مسلمانوں پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، لیکن خود سیرت رسول اسے عاری مسلمان دوسروں کو کیسے تلقین کرسکیں گے، ربیع الاول میں صرف نعرے لگانے سے محبت رسول اکا حق ادا نہیں ہوتا، بلکہ ہماری گردنوں پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو نبھانا پڑے گا، اپنے طرز عمل سے نبی اکی پاکیزہ تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا، ظاہری بے روح حرکات سے ہم دنیا والوں کو تو فریب دے سکتے ہیں لیکن اللہ اور اس کے رسول کو فریب نہیں دے سکتے، آج کی انسانیت سیرت رسول اسے محرومی کے سبب تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے اسے بچانے کے لیے قومِ رسول ہاشمی کو آگے آنا ہوگا۔

صفحہ ۱/ سے آگے

اجلاس مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۹/نومبر ۲۰۱۷ء میں منظور شدہ تجاویز

مجلس شوریٰ کے اس اجلاس میں ملک وملت کے مختلف مسائل سے متعلق درج ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

تجویز بابت تعلیم مذہبی:

مجلس شوریٰ دینی تعلیم کے فروغ واشاعت اور مدارس کے معیار کو بلند کرنے کے لیے امارت شرعیہ کی جانب سے کی جارہی کوششوں کی ستائش کرتی ہے، اور اساتذہ مدارس کے لیے زون وائز ورک شاپ منعقد کرنے کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتی ہے۔ آئندہ بھی اس سلسلہ کو باقی رکھا جائے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ورک شاپ منعقد کیے جائیں، اور جتنے مدارس کے ذمہ داران کو بلایا جائے ان سے سال کے بیچ میں بھی رپورٹ طلب کی جائے کہ انہوں نے دی گئی ہدایات پر کس حد تک عمل کیا۔

تجویز بابت تعلیم قرآن کریم وتفہیم قرآن کریم:

اجلاس کا احساس ہے کہ آج کا مسلم معاشرہ قرآن کریم سے دور ہوتا جارہا ہے، ہمارے گھروں سے قرآن پڑھنے اور قرآن کو سمجھنے کا ماحول ناپید ہوتا جارہا ہے، قرآن کریم سے اسی دوری کی وجہ سے مسلم معاشرہ پستی کی طرف جارہا ہے اور اللہ کی مدد ونصرت سے محروم ہورہا ہے، اس لیے ہمیں اپنے گھروں کا ماحول ایسا بنانا چاہئے کہ ہر گھر میں قرآن کی تلاوت ہو، قرآن کے تذکرے ہوں، قرآن یاد کرنے اور اس کے معنی کو سمجھنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ ہم میں سے ہر شخص کو خواہ وہ بوڑھا ہو، جوان ہو، عورت ہو، مرد ہو سال میں کچھ حصہ قرآن کریم کا یاد کرنا چاہئے، اپنے بچوں کو قرآن کی چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کرانی چاہئیں اور گھر میں قرآن کا ترجمہ ضرور رکھنا چاہئے اور اس کو پڑھنے کا ماحول بنانا چاہئے۔ اجلاس کا احساس یہ ہے کہ اصلاح معاشرہ کے ساتھ ساتھ امارت شرعیہ کو تعلیم قرآن وتفہیم قرآن کی تحریک بھی موثر انداز میں ہر علاقہ میں چلانی چاہئے۔

تجویز بابت خود کفیل نظام تعلیم:

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس یہ محسوس کرتا ہے کہ بنیادی دینی تعلیم کے لیے خود کفیل نظام تعلیم کی تحریک کو مضبوط کرنا انتہائی ضروری ہے، خود کفیل نظام تعلیم کے قیام کے بغیر دینی تعلیم کو گھر گھر پہونچایا نہیں جاسکتا، اس لیے امارت شرعیہ سے محبت کرنے والے تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کام کو آگے بڑھائیں۔

تجویز بابت تعلیم عصری:

۱۔ عصری تعلیم کے میدان میں امارت شرعیہ کی خدمات پر مجلس شوریٰ اطمینان کا اظہار کرتی ہے۔ یہ اجلاس مکمل طور پر حضرت امیر شریعت کی سرپرستی میں چلنے والی فروغ تعلیم کی تحریک کی حمایت کرتا ہے، اور دعا کرتا ہے کہ امارت شرعیہ کا تعلیمی کارواں مزید توانائی کے ساتھ رواں دواں رہے۔ سی بی ایس ای طرز کے دو اسکول اس سیشن سے کھولے جانے کے فیصلہ کی بھی اجلاس تائید اور حمایت کرتا ہے اور ان اسکولوں کے نظام کو کامیاب و مضبوط بنانے میں ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کراتا ہے۔

۲۔ اجلاس کا احساس ہے کہ عصری اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے اندر بنیادی دینی تعلیم کی بہت کمی ہے، اوا خلاقی تعلیم وتربیت کے میدان میں عصری تعلیم گاہوں کے طلبہ پیچھے ہوتے جارہے ہیں، اس لیے مجلس شوریٰ امارت شرعیہ ملک کے سبھی اسکولوں خاص کر ایسے پرائیوٹ اسکولوں جن کو مسلمانوں کے ذریعہ چلایا جارہا ہے وہاں بنیادی دینی تعلیم کی شمولیت کا مطالبہ کرتی ہے، اس طلبہ کے اخلاق وکردار بھی بہتر ہوں گے۔

۳۔ اسکولوں میں اردو کی خالی سیٹوں پر جس قدر بحالی کا اعلان سرکار نے کیا تھا، اتنی بحالیاں نہیں ہوئیں، ابھی بھی بہت ساری سیٹیں خالی ہیں، مجلس شوریٰ امارت شرعیہ کا حکومت سے مطالبہ کہ صوبے کے تمام اسکولوں میں جہاں بحالی کی ضرورت ہے، جلد از جلد سبھی خالی سیٹوں پر اساتذہ کی بحالی کی جائے اور ساتھ ہی اسکولوں میں نصابی کتابوں کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

۴۔ کچھ اہم اقلیتی سرکاری تعلیمی ادارے حکومت کی بے توجہی و بے اعتنائی کا شکار ہیں، خصوصا مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ، عالمی شہرت یافتہ لائبریری خدا بخش خان اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ اور ادارہ تحقیقات عربی وفارسی پٹنہ میں منظور شدہ بیش تر آسامیاں خالی پڑی ہیں، خدا بخش خان لائبریری میں ڈائرکٹر کی جگہ برسوں سے خالی ہے، امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس اس صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان خالی آسامیوں پر فوری بحالی کی کارروائی کرے۔

تجویز بابت بابری مسجد:

بابری مسجد کا مقدمہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے ایک عرصہ سے اس کی ملکیت کے مقدمہ کی پیروی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کررہا ہے، آئندہ ماہ یعنی دسمبر ۲۰۱۷ء میں سپریم کورٹ نے اس پر روزانہ سماعت کرکے فیصلہ سنانے کا اعلان کیا ہے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ماہر وکلاء کے ذریعہ اس کی پیروی کررہا ہے۔ اس کے لیے ہم سب کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ حق کو سرخرو کرے اور سپریم کورٹ کا فیصلہ مسجد کے حق میں ہو۔ اس سلسلہ میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے جو بھی موقف اختیار کیا جائے گا ہم سب مکمل طور پر اس سے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

تجویز بابت فرقہ پرستی وہجومی تشدد:

امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی، عدم رواداری اور ہجومی تشدد پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہر سطح پر فرقہ پرستی کو ختم، بین المذاہب رواداری کو فروغ دینے اور ہجومی تشدد سے ملک کو بچانے کے لیے مضبوط اور منظّم جدوجہد کرے اور فوری طور پر ایسے اقدام کرے، جس سے ملک کی سیکولر روایات اور جمہوری اقدار کو بچایا جاسکے۔

تجویز بابت فتنہ ارتداد:

امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ قادیانیت اور شکیل ابن حنیف کا فتنہ ملک میں بڑھتا جارہا ہے خصوصاً جدید تعلیم یافتہ نوجوان اس سے بہت متاثر ہورہے ہیں، آج کے جدید ذرائع ابلاغ، سوشل میڈیا، وہاٹس ایپ اور فیس بک وغیرہ کے ذریعہ یہ فتنہ نوجوان ذہنوں کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے، اس لیے ارتداد کی اس لہر کو فوری طور پر روکنا اور اس کا مکمل سد باب بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے مجلس شوریٰ امارت شرعیہ علماء مدارس اور ائمہ مساجد سے اپیل کرتی ہے کہ اس کے بارے میں لوگوں کو خاص کر نوجوانوں کو باخبر کریں اور دین اسلام پر ان کو قائم رکھنے کی محنت کریں۔

تجویز بابت اصلاح معاشرہ

آج کا یہ اجلاس معاشرہ میں بڑھتے ہوئے جرائم کے واقعات خصوصاً قتل وغارت گری، جرائم، خانگی جھگڑے، تشدد، عصمت دری، زمینی تنازعات، نفرت وعداوت، گھریلو تشدد اور عورتوں کے خلاف جرائم کے واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس کو عام سماجی مسئلہ سمجھتا ہے، جس کا سامنا ہر مذہب کے لوگوں کو کرنا پڑرہا ہے، اجلاس کا خیال ہے کہ ان موضوعات پر سماج کے ہر طبقہ کے لوگوں کو نیز برادران وطن کے ساتھ مل کر موثر تحریک چلانی چاہئے؛ تاکہ لوگوں کے اندر قانون کا احترام اور جرائم کے تئیں نفرت پیدا ہو۔

تجویز بابت دورۂ وفود امارت شرعیہ:

امارت شرعیہ کے بنیادی مقاصد اور دعوت وتبلیغ کے فریضہ کو انجام دینے کے لیے وفود کو مختلف حلقوں میں بھیجا جائے، دین وایمان کی باتیں مسجد میں ہوں یا کسی مدرسہ میں وفد کے ارکان کریں۔

تجویز بابت تنظیم امارت:

امارت شرعیہ کے نظام میں تنظیم ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے اس لیے اس نظام کو گاؤں گاؤں تک وسعت دینے کی ضرورت ہے، اس کام میں امارت شرعیہ کے نقباء، اراکین شوریٰ، ارباب حل وعقد اور اس سے منسلک افراد کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔

تجویز بابت ریلیف:

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس شمالی بہار میں آئے تباہ کن سیلاب کے موقع پر امارت شرعیہ کے ذریعہ کیے جارہے ریلیف ورک کی ستائش کرتا ہے، ساتھ ہی آئندہ مرحلہ میں باز آبادکاری کے کاموں میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتا ہے۔

اس اجلاس میں شریک ہونے والوں میں حضرت امیر شریعت مدظلہ اور ناظم امارت شرعیہ کے علاوہ جناب مولانا محمد قاسم مظفر پوری، جناب احمد اشفاق کریم کٹیہار، جناب حسن احمد قادری جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء بہار، مولانا مفتی نذر توحید مظاہری چترا، جناب پروفیسر عبد الغفور صاحب سابق وزیر اقلیتی فلاح، جناب مولانا محمد اسلام قاسمی صاحب وجناب مولانا شمشاد رحمانی اساتذہ دار العلوم وقف دیوبند، مولانا محمد عارف رحمانی مونگیر، جناب الحاج سلام الحق صاحب بہار شریف، جناب الحاج فرید الدین رحمانی مظفر پور، جناب محمد نہال الدین سابق ایم ایل اے رفیع گنج، الحاج محمد الیاس عرف سونو بابو چیرمین بہار ریاستی حج کمیٹی، مولانا نذر المبین ندوی، مولانا مسعود عالم قاسمی، مولانا عبد القیوم اماموری ویشالی، محمد ساغر نوشیرواں چھپرہ، جناب محمد مظاہر صاحب سمن پورہ، وصی احمد شمسی روپس پور دربھنگہ، مطیع الرحمٰن صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ علی نگر انیس آباد، جناب فیروز احمد صدیقی دہلی، جناب مولانا عبد السبحان صاحب دہلی، جناب ایڈووکیٹ خلیل انصاری دہلی، جناب ذاکر بلیغ صاحب مغربی چمپارن، جناب ماسٹر عبد الجبار سوپول، سید رضا کریم علی نگر انیس آباد، جناب رافع صدیقی کولکاتا، مولانا فخر الاسلام کولکاتا، جناب عرفان الحق صاحب راور کیلا، محمد عامر علی ایڈووکیٹ سیتامڑھی، جناب سعید الرحمٰن پھٹھی ہنومان نگر، جناب اعجاز احمد صاحب سابق چیرمین مدرسہ بورڈ، ماسٹر انوار احمد صاحب بیگو سرائے، مولانا نور اللہ صاحب دین بندھی، محمد عظیم الدین مظاہری نوادہ، جناب قاری شفقت صاحب نوادہ، زاہد الرحمٰن صاحب کشن گنج، حاجی مجیب الرحمٰن اجنبی بیگو سرائے، محمد ابوذر صاحب لکھی سرائے، مولانا عبد العظیم حیدری قاضی شریعت بیگو سرائے، جناب مولانا حسین احمد قاسمی قاضی شریعت سہرسہ، مولانا طفیل احمد رحمانی قاضی شریعت سمستی پور، جناب مولانا محبّ الحق صاحب سہرسہ، محمود الحسن رحمانی پورنیہ، مرزا نصیر احمد بیگ جالے، جناب مولانا عبد الواحد صاحب ندوی، جناب مولانا عتیق اللہ قاسمی امام مسجد فقیر واڑہ، مولانا محمد عالم قاسمی امام جامع مسجد دریا پور، جناب صفی الرحمٰن عرف ممتاز صاحب دربھنگہ، جناب تسنیم رضوی صاحب سابق ڈپٹی چیرمین پھلواری نگر پریشد، جناب سید طاہر حسین صاحب بوکارو، جناب مولانا عبد الباسط صاحب سکریٹری المعہد العالی، جناب مولانا شعیب احمد نوادہ، مولانا ارشد قاسمی کشن گنج، مولانا عبد الحق قاسمی بسوریا، مولانا اعجاز احمد قاسمی دملہ، جناب الحاج عطاء الرحمٰن صاحب سمن پورہ، قاری داؤد عرفانی آسنسول، ڈاکٹر عبد اللہ قاسمی رانچی، جناب محمد سلمان قاسمی رانچی، جناب مولانا محمد انور قاسمی قاضی شریعت رانچی، مولانا سعود عالم قاسمی قاضی شریعت جمشید پور، جناب ضیاء الحق قاسمی ساٹھی، جناب شہزاد اکرام صاحب وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ امارت شرعیہ کے تمام ذمہ داران اور ذیلی دار القضاء کے قضاۃ حضرات نے شرکت کی۔ اخیر میں حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔

گجرات الیکشن کے لیے پارلیامنٹ کے سرمائی سیشن کی قربانی

راجدیپ سردیسائی (ہندوستان ٹائمز ۲۴/ نومبر ۲۰۱۷)
ترجمہ : سید محمد عادل فریدی

۱۹۹۴ء کی سردیوں میں جب میں ممبئی سے دہلی آیا تھا، تو پارلیامنٹ کی نیوز کور کرنے کی بڑی آرزو تھی، مہاتما گاندھی اور امبیڈکر کی مورتیوں کے پاس سے گذرنے سے ایک طرح کا جوش بھر جاتا تھا، سنٹرل ہال میں جا کر ملک کے معماروں کی قد آدم تصویروں کو دیکھنا حیرت انگیز تھا، جب میں نے پہلی بار توانائی سے بھرپور جارج فرنانڈیز کو پارلیامنٹ کے گلیاروں میں تیزی سے جاتے دیکھا تو حیرت میں پڑ گیا، اٹل بہاری باجپئی کی پر جوش تقریر سن کر مزہ آ گیا تھا، سومناتھ چٹرجی اپنے بھاری بھرکم جسم و جثہ کے ساتھ بولنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی کافی پر جوش تھا، یہ ہندوستانی جمہوریت کا وہ مندر ہے، جو سبھی مذہبوں اور سیاسی افکار و نظریات کے لوگوں کو بغیر کسی تفریق کے اپنے اندر سمو لیتا ہے۔

آج ۲۵/ سال پہلے مجھے یہ لکھتے ہوئے بہت رنج ہو رہا ہے کہ پارلیامنٹ کے بارے میں کسی نے جو بھی رومانی خیالات بنے ہوں وہ ٹوٹ چکے ہیں۔ پارلیامنٹ کا سرمائی سیشن گجرات الیکشن کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ریاست کا الیکشن قومی پارلیمان سے بھی زیادہ اہم ہو گیا۔ نیا سیشن کرسمس کے موقع پر کر دیا گیا ہے جو کہ کیتھولک عیسائی ممبران پارلیامنٹ کے لیے باعث دشواری ہوگا، لیکن ان کی تعداد اتنی کم ہے کہ شاید فیصلہ کرنے والوں کے لیے ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ سرمائی سیشن کو آگے بڑھانے کے پس منظر میں سرکار کی دلیلیں موجودہ حقائق اور ماضی کے تجربات پر مبنی ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم کی آبائی ریاست گجرات میں اتنا کچھ داؤ پر لگایا جا چکا ہے کہ ہر بڑا لیڈر گجرات کی مہم میں لگا ہوا ہے، اور پارلیامنٹ کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ بھی کہا گیا گیا ہے کہ ماضی میں بھی ایسا ہو چکا ہے، ۲۰۱۳ء میں جب یو پی اے سرکار نے اسمبلی الیکشنوں کی وجہ سے سرمائی سیشن کو چھوٹا کر دیا تھا۔ یہ دلیلیں یہ یقین دلاتی ہیں کہ اس معاملہ میں سبھی سیاسی پارٹیوں کا رویہ ایک جیسا ہے۔ ساتھ ہی اس سے اس جانب بھی اشارہ ملتا ہے کہ انتخابی گھما گھمی کو بل پاس کرنے کے اکتا دینے والے قواعد سے زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔

کم سے کم یو پی اے سرکار میں تو ڈاکٹر من موہن سنگھ سے ووٹ مانگتے ہوئے ملک بھر میں گھومتے پھرتے رہنے کی امید نہیں کی جاتی تھی۔ یہ ان کی کمزوری تھی، مگر ایک طرح سے وہ ان کی سرکار کو الیکشن کے غیر معمولی دباو سے محفوظ رکھتی تھی۔ اس کے برخلاف نریندر مودی چوبیسوں گھنٹے ہفتے کے ساتوں دن انتخابی مہم چلانے والے نیتا ہیں، ایسا آدمی جو انتخابی سیاست کے اکھاڑے کا پورا لطف اٹھاتا ہے۔ برسر اقتدار بی جے پی کے لیے اسٹار کمپینر کے طور پر وزیر اعظم کے انتہائی مشغول پروگرام کا مطلب یہ ہے کہ تقریبا ہر الیکشن میں بی جے پی کو جیت کے لیے وزیر اعظم کے چہرے کی ضرورت پڑتی ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ پارلیامنٹ کے تیئں یہ لاپرواہ رویہ گجرات میں مودی کی وزارت اعلیٰ کے دور کی یاد دلاتا ہے، جہاں گاندھی نگر میں اسمبلی کے سیشن بس رسمی قواعد ہوتے تھے، ان بارہ سالوں میں اسمبلی کے سیشنوں میں تقریبا ہمیشہ کٹوتی کی جاتی تھی، اور مخالف ممبران اسمبلی کو ان کے ''جارحانہ رویہ'' کے سبب اجتماعی طور پر معزول کر دیا جاتا تھا۔ مودی صرف وقفہ سوال میں آتے تھے اور اہم بحثوں میں بہت کم حصہ لیتے تھے۔ یہ مودی کے کام کرنے کا خاص طریقہ تھا، ایک ایسا نیتا جس کی حکومت بل پاس کو منظور ہونے میں دیر ہونے کو حکومت کے کام کاج میں رکاوٹ مانتا تھا، اور جس نے اسمبلی میں اپنی زبردست اکثریت کا استعمال کر کے مخالفین کے ساتھ اپنی شرطوں پر برتاؤ کیا۔

المیہ یہ ہے کہ ۲۰۱۴ء میں وزیر اعظم کے طور پر پارلیامنٹ کی دہلیز پر ماتھا ٹیک کر مودی پہلی بار پارلیامنٹ میں داخل ہوئے اور جمہوریت کے مندر کے تیئں اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ اس سال جولائی میں انہوں نے جی ایس ٹی لاگو کرنے کے لیے ''فریڈم ایٹ مڈنائٹ'' (نصف شب میں آزادی) کا نیا شگوفہ شروع کیا اور آدھی رات میں پارلیامنٹ کا اجلاس بلایا تو پھر سے انہیں جذبات کا اظہار کیا۔ اب پارلیامنٹ میں اہم بحثوں کے دوران وزیر اعظم کی مستقل غیر حاضری دیکھ کر حزب اختلاف کہنے لگا ہے کہ واجپائی کے برخلاف مودی کے پاس پارلیامنٹ کی بحثوں کے لیے زیادہ وقت نہیں ہے۔ مودی کے لیے پارلیامنٹ میں، خاص طور پر ایوان بالا میں جہاں حالیہ دنوں تک بی جے پی کی اکثریت نہیں تھی، وہاں گرما گرم سوال و جواب میں مخالفین سے الجھنے کے بجائے ایکطرفہ ''من کی بات'' میں سیدھے ووٹروں سے بات کرنا زیادہ آسان ہے۔

ایسا بھی نہیں ہے کہ پارلیامنٹ کے کام کاج کے سلسلہ میں حزب اختلاف کا کوئی قابل اعتماد ریکارڈ رہا ہو۔ مئی ۲۰۱۴ء میں پارلیامنٹ میں کانگریس کا لیڈر بننے سے راہل گاندھی کا انکار شاید ان کے اندر لوگوں کے بیچ گفتگو کرنے کے ہنر میں خود اعتمادی کی کمی کو ظاہر کرتا تھا۔ مودی سرکار کے پہلے تین سالوں میں ان کی حاضری ۵۴ فیصد ہی رہی جو اوسط سے بہت کم ہے، عام ممبران پارلیامنٹ کی اوسط حاضری ۸۰ فیصد تک ہوتی ہے۔ ۲۰۱۷ء کے مانسون سیشن کے پہلے راہل گاندھی نے تین سالوں میں صرف گیارہ بحثوں میں حصہ لیا۔ یہ ایسا ریکارڈ ہے جو حزب اختلاف میں جوش نہیں بھر سکتا، جو کہ ابھی تک ۲۰۱۴ء کی شکست کے غم سے باہر نہیں آیا ہے۔

لیکن پارلیامنٹ کا خطرہ اس کے اہم کھلاڑیوں سے آگے بھی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ممبر پارلیامنٹ پارلیامنٹ میں پارلیامنٹ میں موثر انداز میں بولنے کی قابلیت کے بجائے دوسری چیزوں کو دھیان میں رکھ کر چنے گئے ہیں۔ مقامی الیکشنوں جیت کی بنیاد آدمی کے ذاتی ہنر سے زیادہ اس کے عوامی تعلقات کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ جب ممبران پارلیامنٹ کی ان کی پر جوش اور موثر تقریروں کے لیے ستائش کی جاتی تھی، اب اس کے بجائے ہنگامہ کرنے کی قابلیت زیادہ متوجہ کرتی ہے۔ لیکن بار بار کارروائی ملتوی ہونے سے لوگوں کی نگاہوں میں پارلیامنٹ کی اہمیت کا زوال ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار سرمائی سیشن کو آگے بڑھا کر بھی تنقید سے بالاتر رہے گی، ویسے بھی اب جس کی لاٹھی اس کی بھینس پر عمل ہو رہا ہے، جب سب سے بڑا اگزیکٹو فیصلہ کر رہا ہے تو اس کے فیصلہ پر کس کو اعتراض ہو سکتا ہے، اور اعتراض کرنے والے ''بدمعاشوں'' کی پرواہ بھی کسے ہے؟

صرف مودی ہی اگلے کچھ ہفتوں تک انتخابی مہم میں الجھے نہیں ہوں گے، بلکہ سرکار کا ہر وزیر انتخابی مہم میں لگ کر لوگوں سے ڈھیر سارے وعدے کر رہا ہے، انٹرنیٹ میں مذاق بھی چل رہا ہے، کہ کم سے کم ابھی تو جی ایس ٹی کا مطلب ہے ''گجرات سروس ٹیکس'' کیوں کہ ملک کا سارا سیاسی سرمایہ دہلی سے گاندھی نگر چلا گیا ہے۔

۲۰۱۸ء میں زلزلوں کا خطرہ

سائنسدانوں نے متنبہ کیا ہے کہ ۲۰۱۸ء میں تباہ کن زلزلوں میں اضافہ ہو سکتا ہے اور اس کا تعلق زمین کے گردش کرنے کی رفتار میں کمی سے ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف کولوراڈو کے راجر بلہم اور مونٹانا یونیورسٹی کی ربیکا بینڈک نے امریکہ کی جیولوجیکل سوسائٹی کے سالانہ اجلاس میں پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ زمین کے گردش کرنے کی رفتار میں کمی کے باعث اگلے سال زلزلوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ گردش کرنے کی رفتار میں کمی بہت ہی کم ہے یعنی دن کے دورانیے میں ملی سیکنڈ کی تبدیلی لیکن اس سے بڑے پیمانے پر زیر زمین توانائی کا اخراج ممکن ہے۔ ان سائنسدانوں کا کہنا تھا کہ زمین کی گردش اور زلزلوں میں کافی حد تک تعلق ہے اور اگلے سال ممکنہ طور پر تباہ کن زلزلوں میں اضافہ ہوگا۔ بلہم اور بینڈک نے اپنی تحقیق میں ۱۹۰۰ء سے اب تک کے زلزلوں کا مطالعہ کیا ہے جن کی شدت سات سے زیادہ تھی۔

بلہم کا کہنا ہے 'ایک صدی سے زلزلوں کو ریکارڈ کیا جا رہا ہے اور اسی وجہ سے ہمیں تحقیق کرنے میں مدد ملی ہے۔

ان دونوں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تحقیق سے معلوم چلا ہے کہ پانچ ادوار میں زلزلے زیادہ آئے۔ بلہم کا کہنا ہے 'ان ادوار میں ایک سال میں 25 سے 30 شدید زلزلے آئے جبکہ دیگر ادوار میں ایک سال میں اوسطاً 15 زلزلے آئے۔

سائنسدانوں نے ان ادوار میں زیادہ زلزلے آنے کی وجوہات کے لیے تحقیق کی۔ انھیں تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان ادوار میں زمین کی گردش کی رفتار میں کمی واقع ہوئی تھی۔ بلہم کہتے ہیں 'زمین کی گردش کرنے کی رفتار میں کمی واقع ہوتی ہے اور اس کو اٹامک کلاک سے بہت بہتر طریقے سے جانچا جا سکتا ہے۔

واضح رہے کہ ۱۹۶۰ء سے اب تک سیکنڈ کی طوالت یا دورانیہ جاننے کے لیے اٹامک گھڑیاں استعمال ہوتی ہیں۔ ان گھڑیوں میں سیکنڈز کا دورانیہ جاننے کے لیے ایٹم میں ہونے والی تھرتھراہٹ یا لرزش کی پیمائش کی جاتی ہے۔ ان دونوں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ پچھلی ڈیڑھ صدی میں پانچ ادوار ایسے گزرے جب پانچ سال کے لیے زمین کی گردش کرنے کی رفتار میں کمی ہوئی اور یہی وہ ادوار تھے جب شدید زلزلوں میں اضافہ ہوا۔ بلہم کا کہنا ہے ''آسان بات یہ ہے کہ زمین ہمیں زلزلوں سے پانچ سال قبل متنبہ کرتی ہے اور اس بار زمین کی گردش کرنے میں کمی چار سال قبل شروع ہوئی تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ اگلے سال شدید زلزلے متوقع ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا ''اس سال زیادہ زلزلے نہیں آئے۔ اس سال چھ شدید زلزلے آئے ہیں۔ سنہ ۲۰۱۸ء میں با آسانی ۲۰/ زلزلے آ سکتے ہیں۔'' تاہم سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ زمین کی گردش کرنے کی رفتار میں کمی کیوں واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔

کیوں آتے ہیں زلزلے؟

زمین کی بالائی پَرت اندرونی طور پر مختلف پلیٹوں میں منقسم ہے۔ جب زمین کے اندرونی کُرے میں موجود پگھلے ہوئے مادّے جسے جیولوجی کی زبان میں میگما Magma کہتے ہیں، میں کرنٹ پیدا ہوتا ہے تو یہ پلیٹیں بھی اس کے جھٹکے سے یوں متحرک ہو جاتی ہیں جیسے کنویئر بیلٹ پر رکھی ہوئی ہوں، میگما ان پلیٹوں کو کھسکانے میں ایندھن کا کام کرتا ہے۔ یہ پلیٹیں ایک دوسرے کی جانب سرکتی ہیں، اوپر، نیچے، یا پہلو میں ہو جاتی ہیں یا پھر ان کا درمیانی فاصلہ بڑھ جاتا ہے۔ زلزلہ یا آتش فشانی عمل زیادہ تر ان علاقوں میں رونما ہوتا ہے، جو ان پلیٹوں کے Joint پر واقع ہیں۔ ارضی پلیٹوں کی حالت میں فوری تبدیلی سے سطح میں دراڑیں یا فالٹ Fault پیدا ہوتے ہیں جن میں پیدا ہونے والے ارتعاش سے زلزلہ آتا ہے۔ زیرِ زمین جو مقام میگما کے دباؤ کا نشانہ بنتا ہے، اسے محور Focus اور اس کے عین اوپر کے مقام کو جہاں اس جھٹکے کے فوری اثرات پڑتے ہیں، زلزلے کا مرکز Epicentre کہا جاتا ہے۔

زلزلے کی لہریں پانی میں پتھر گرنے سے پیدا ہونے والی لہروں کی طرح دائرے کی شکل میں چاروں جانب یلغار کرتی ہیں۔ ان سے ہونے والی تباہی کا تعلق جھٹکوں کی ریکٹر اسکیل پر شدّت، فالٹ یا دراڑوں کی نوعیت، زمین کی ساخت اور تعمیرات کے معیار پر ہوتا ہے۔

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

منگاگوا نے زمبابوے کے صدر کے عہدے کا حلف لیا

سابق نائب صدر ایمرسن منگاگوا نے زمبابوے کے صدر کے عہدے کا حلف لے لیا ہے۔ رابرٹ موگابے کے ۳۷ سالہ دورِ اقتدار کے ڈرامائی انداز میں اختتام کے بعد مسٹر منگاگوا ملک کے نئے صدر بنے ہیں۔ ۷۵ سالہ منگاگوا نے ہزاروں حامیوں کی موجودگی میں یہاں کے نیشنل اسٹیڈیم میں صدر کے عہدے کا حلف لیا۔ (یو این آئی)

روہنگیا مسلمانوں کے سلسلے میں میانمار اور بنگلہ دیش میں معاہدہ

فوج کی زیادتی سے بچنے کے لئے میانمار سے ہجرت کرنے والے روہنگیائی مسلمانوں کی وطن واپسی کے سلسلے میں میانمار اور بنگلہ دیش نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ میانمار کی وزارت محنت کے سکریٹری مینٹ کیا نگ نے بتایا کہ بنگلہ دیش کے ذریعہ ہمیں فارم واپس بھیجتے ہی ہم جلد سے جلد انہیں واپس لینے کے لئے تیار ہوجائیں گے۔ انہوں نے رجسٹریشن فارم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وطن لوٹنے سے قبل روہنگیا مسلمانوں کو اپنی ذاتی تفصیلات دینی ہونگی۔ (یو این آئی)

مصر کے سینا میں مسجد پر حملے میں ۲۳۵ افراد جاں بحق، ۱۲۰ زخمی

مصر کے شمالی صوبہ جزیرہ نما سینا کی ایک مسجد میں مورخہ ۲۴ نومبر ۲۰۱۷ء روز جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد بم حملے اور فائرنگ میں کم از کم ۲۳۵ افراد جاں بحق ہوگئے اور ۱۲۰ دیگر زخمی ہو گئے۔ مصر کی سرکاری خبر رساں ایجنسی 'مینا' کے مطابق یہ حملہ العریش کے الروضہ گاؤں میں جمعہ کی نماز کے بعد کیا گیا۔ مقامی میڈیا کے مطابق حملہ آوروں نے مسجد میں پہلے سے دھماکہ خیز مواد نصب کر رکھے تھے۔ (یو این آئی)

نائجیریا میں مسجد کے باہر خودکش دھماکے میں ۵۰ افراد ہلاک

شمال مشرقی نائجیریا کی ریاست اڈاماوا کی ایک مسجد میں آج ایک خودکش دھماکہ میں کم سے کم ۵۰ افراد جاں بحق ہوگئے ہیں، یہ حملہ بوکوحرام کے تشدد زدہ علاقے میں ہوا ہے اور اس سال کا سب سے بڑا خودکش دھماکہ ہے۔ موبی کی مسجد میں یہ دھماکہ ۲۱ نومبر کو فجر کی نماز کے وقت کیا گیا تھا، جس میں بچ جانے والے چشم دید گواہ بیعی محمد نے بتایا کہ دھماکہ میں بعض افراد کے چیتھڑے اڑ گئے، جن کی شناخت نہیں ہوسکتی تھی۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انٹونیو گیتیرش نے اس خودکش حملے کی سخت مذمت کی ہے، انہوں نے دہشت گردانہ حملے کے قصورواروں کو فوراً انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کیا۔ (یو این آئی)

سعودی عرب کا آئندہ برس سے سیاحتی ویزا دینے کا اعلان

سعودی عرب نے آئندہ برس سے سیاحت کے لیے ویزے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لیے درخواستیں آن لائن جمع کرائی جاسکیں گی۔ سعودی کمیشن فار ٹورازم اینڈ نیشنل ہیریٹیج کے سربراہ سلطان بن سلمان نے میڈیا کو بتایا کہ ہمارا ہدف ہے کہ لوگ یہاں آئیں اور ہماری ریاست کی عظمت کا خود تجربہ کریں، ہمیں امید ہے کہ سال ۲۰۱۸ء میں ہم سیاحتی ویزے کا اجرا شروع کردیں گے۔ خیال رہے کہ سعودی عرب تیل کی گرتی ہوئی قیمت کے سبب ریاست کی کم ہوتی ہوئی آمدنی کو بڑھانے کے لیے نت نئے ذرائع تلاش کرنے میں مصروف ہے، جن میں سعودی عرب میں موجود ہر غیر ملکی اور اہل خانہ پر ٹیکس کا نفاذ، خام تیل کی قیمت میں اضافہ، تمباکو اور سافٹ ڈرنک پر ٹیکس عائد کرنا اور دیگر اقدامات شامل ہیں۔ (نیوز ایکسپریس)

چین کے اسکولوں میں بچوں کو منشیات کے انجکشن لگانے کا انکشاف

چین کے اسکول میں ننھے بچوں کو سلانے کے لیے منشیات کے انجکشن لگانے کے انکشاف کے بعد والدین اور حکام میں شدید بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چینی میڈیا کے مطابق ملک کے معروف پرائیویٹ تعلیمی ادارے آر وائی بی ایجوکیشن کی ایک شاخ میں بچوں کو تدریس کے دوران خاموش کرانے اور سلانے کے لیے نشہ آور ادویات کھلانے اور منشیات کے انجکشن لگائے جانے کا تہلکہ خیز انکشاف ہوا ہے۔ مذکورہ برانچ میں نرسری کے کم سن بچوں کے بازوؤں پر انجکشن کی سوئی کے نشانات واضح ہیں اور والدین کا کہنا ہے کہ اسکول سے گھر واپس آنے پر اپنے بچوں کے جسم پر سوئی کے نشانات دیکھ کر وہ چونک گئے اور معاملے کی حقیقت جاننے کے لیے اسکول کا رخ کیا جہاں سے نشہ آور ادویات اور منشیات سے بھرے انجکشن کی موجودگی نے انہیں ہلا کر رکھ دیا۔ والدین کے مطابق بچوں نے بتایا کہ انہیں روزانہ دوپہر کے کھانے سے پہلے ۲ سفید رنگ کی گولیاں کھلائی جاتیں اور شربت پلایا جاتا اور یہ خوراک لینے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ گہری نیند سو جاتے۔ متاثرہ بچوں کے والدین نے کمسن طلبا کے ساتھ ہونے والے اس گھناؤنے فعل پر شدید احتجاج کیا ہے۔ (نیوز ایکسپریس)

فرانس مشرق وسطی میں تعمیری رول ادا کرسکتا ہے: روحانی

ایران کے صدر حسن روحانی نے کا کہنا ہے کہ فرانس اپنے حقیقت پسندانہ اور غیر جانبدارانہ طریقہ کار سے مشرق وسطی میں ایک تعمیری کردار ادا کرسکتا ہے۔ پچھلے ہفتہ ایران اور فرانس کے درمیان اس وقت کشیدگی بڑھ گئی تھی جبکہ میکرون نے یہ کہا تھا کہ ایران کو خطہ میں اپنا جارحانہ رخ کم کرنا چاہئے اور اپنے بیلسٹک میزائل پروگرام کے بارے میں وضاحت کرنی چاہئے، لیکن حسن روحانی کے اس بیان کو دونوں ملکوں کے بیچ کشیدگی ختم کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ (یو این آئی)

بزنس روزگار و کیریر

انسانی زندگی سے کھیلتے پرائیویٹ اسپتال

گڑگاؤں کے ایک پرائیویٹ اسپتال ''فورٹس میموریل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں ڈینگو کے علاج کے سلسلہ میں داخل ادیا سنگھ نام کی ایک سات سال کی بچی ستمبر ۲۰۱۷ء میں فوت ہوگئی۔ ادیا سنگھ کے والد کو اسپتال نے ان کی بیٹی کے علاج پر اٹھنے والے اخراجات کا بل بھیجا، جو اٹھارہ لاکھ روپے کا تھا۔ بیس صفحات پر مشتمل اس بل میں ادیا کے علاج کے لیے استعمال کی گئی ادویات اور میڈیکل ٹیسٹوں کی طویل فہرست بھی شامل تھی۔ ڈینگو میں مبتلا ادیا کے خون میں شوگر کی سطح جاننے تک کے ٹیسٹ کیے گئے تھے۔ اس بل کے مطابق دو ہفتوں کے دوران ادیا سنگھ کے علاج کے لیے ساڑھے چھ سو سرنجیں اور پندرہ سو دستانے استعمال کیے گئے۔ فورٹس اسپتال کی جانب سے دیا گیا یہ بل ادیا کے والد جیانت سنگھ نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کردیا، جس کے بعد عوامی سطح پر پرائیویٹ اسپتالوں کے اس طرزِ عمل اور ملک میں صحت عامہ کی سہولیات پر شدید بحث چھڑ گئی ہے۔ کئی افراد نے اس پرائیویٹ اسپتال پر غفلت برتنے اور لالچ کے الزامات عائد کیے۔ تاہم اسپتال کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس سات سالہ بچی کے علاج کا معاملہ انتہائی پیچیدہ تھا۔ سوشل میڈیا پر جاری اس بحث میں لوگوں کی بڑی تعداد نے حصہ لیا اور آخر کار وزیر اعظم نریندر مودی نے مائیکرو بلاگنگ ویب سائٹ ٹوئٹر پر جاری کردہ اپنے ایک پیغام میں ''تمام ضروری اقدامات'' کرنے کا اعلان بھی کیا۔ ملک میں سرکاری اسپتالوں میں علاج معالجے کی ناقص سہولیات کے باعث عوام کی بہت بڑی تعداد علاج کے لیے ملک کے طول وعرض میں پھیلے پرائیویٹ اسپتالوں کا رخ کرتی ہے۔ پرائیویٹ اسپتال مریضوں سے زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک پرائیویٹ اسپتال سے وابستہ گائنا کالوجسٹ پونیت بیدی نے میڈیا کو بتایا کہ ''فائیو اسٹار اسپتالوں میں نہ تو شفافیت ہے اور نہ ہی کسی قسم کے کوئی ضوابط۔ ملک میں یہ معاملہ ایک نئی حقیقت بن چکا ہے اور اس کا سدباب کرنے کے لیے ملکی سطح پر قانون سازی کی ضرورت ہے۔'' معاملے کی حساسیت کے پیش نظر اپنی شناخت نہ ظاہر کرنے کی شرط پر پرائیویٹ اسپتالوں سے منسلک کئی ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ پرائیویٹ اسپتالوں میں منافع کمانے کے لیے کئی طرح کے غیر قانونی اور غیر اخلاقی طریقے رائج ہیں۔ ان ڈاکٹروں کے مطابق بڑے پرائیویٹ اسپتال دوسرے اسپتالوں کو مریض ''ریفر'' کرنے پر اس مریض سے وصول کردہ رقم میں سے کچھ حصہ بطور رشوت بھی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں دواساز کمپنیاں بھی نسخوں میں اپنی ادویات تجویز کروانے کے لیے رشوت دیتی ہیں۔ یوں نسخوں میں غیر ضروری ادویات بھی مریضوں کو تجویز کی جاتی ہیں۔ گزشتہ سال سی بی آئی نے پرائیویٹ اسپتالوں کے اہم ڈاکٹروں کا ایک نیٹ ورک پکڑا تھا جو ''کِڈنی ٹرانسپلانٹ'' کے غیر قانونی دھندے میں ملوث تھا۔ ۲۰۱۵ء میں سپریم کورٹ نے ریاست تامل ناڈو میں ایک ڈاکٹر کی غفلت کے باعث بینائی کھو دینے والے نوجوان کو دو کروڑ روپئے ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ (ایجنسی)

لکھے ہوئے 500 اور 2000 کے نوٹوں کو لینے سے انکار نہیں کرسکتے ہیں بینک: آر بی آئی

ریزرو بینک آف انڈیا نے اپنے ایک اعلان میں کہا ہے کہ کوئی بھی بینک ایسے 500 اور 2000 کے نوٹ لینے سے انکار نہیں کرسکتا، جن پر کچھ لکھا ہوا ہو، ہاں ایسے نوٹوں کو بدلوایا نہیں جاسکتا ہے، صرف اکاؤنٹ میں جمع کرایا جاسکتا ہے۔ انٹرنیشنل کاروبار میلہ میں ریزرو بینک آف انڈیا اقتصادی تعلیم کے تئیں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کے تحت میلہ میں آنے والوں کو یہ اطلاع دے رہا ہے۔ واضح ہو کہ کئی بینکوں نے اپنے یہاں یہ اعلان لگا رکھا ہے کہ ایسے 500 اور 2000 کے نوٹ نہیں لیے جائیں گے جن پر کچھ لکھا ہوا ہو۔ لیکن آر بی آئی نے اپنے اس اعلان سے واضح کردیا کہ بینکوں کو ایسے نوٹوں کو لینے سے انکار کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (نوبھارت ٹائمز)

ٹماٹر پھر ہوا سو کے پار

دارالحکومت دہلی میں ایک بار پھر ٹماٹر کی قیمتیں آسمان چھونے لگی ہیں، خردہ بازار میں ٹماٹر سو روپئے کیلو کے پار ہوگیا ہے۔ سپلائی کم ہونے کی وجہ سے ٹماٹروں کی قیمت میں غیر معمولی تیزی آئی ہے۔ (منی بھاسکر)

کینسر اور دل کا علاج ہوا سستا، ۵۱ دواؤں کی قیمت ۵۳ فیصد تک کم ہوئے

کینسر اور دل کے مریضوں کو تھوڑی راحت دیتے ہوئے نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھارٹی (این پی پی اے) نے کینسر اور دل کے علاج میں استعمال ہونے والی اکیاون دواؤں کی قیمتیں کم کی ہیں۔ خیال رہے کہ این پی پی اے وقتاً فوقتاً دواؤں کی زیادہ سے زیادہ قیمت طے کرتا رہتا ہے۔ قیمتیں کم ہونے سے امید ہے کہ مریضوں کو مہنگی دواؤں سے چھٹکارا ملے گا۔ جن دواؤں کی قیمتیں کم ہوئی ہیں، ان میں کولون یا ریکٹل کینسر میں کام آنے والا اوکسا پولیٹین انجکشن، جاپانی انسیفلیٹائٹس ویکسین، میسلس میں کام آنے والی روبیلا ویکسن، انیستھیسیا میں کام آنے والی انیستھیٹک سیووفلورینس، فائیٹو مینا ڈی اون اور ٹی بی کی روک تھام میں کام آنے والی بی سی جی ویکسین ملیریا میں کام آنے والی کلوروکوین، درد میں کام آنے والی مارفین وغیرہ شامل ہیں۔

ایک خط

''نقیب ویکلی'' کے صفحات لائق مطالعہ ہیں، ۲۰ نومبر ۲۰۱۷ء کے بین السطور میں 'اللہ ہی اللہ' کے ذیل میں پیغامات کی ترسیل کا جو اسلوب اپنایا گیا ہے، بس سبحان اللہ، سبحان الہ، کہنے پر مجبور ہوں۔

صفی اختر ممبر پی سی آئی نئی دہلی

طب وصحت

فالج کی پانچ خاموش علامات

فالج ایسا مرض ہے جس کے دوران دماغ کو نقصان پہنچتا ہے اور جسم کا کوئی حصہ مفلوج ہوجاتا ہے اور مناسب علاج بروقت مل جائے تو اس کے اثرات کو کم از کم کیا جاسکتا ہے تاہم اکثر لوگ اس جان لیوا مرض کی علامات کو دیگر طبی مسائل سمجھ لیتے ہیں اور علاج میں تاخیر ہوجاتی ہے۔

فالج کے دورے کے بعد ہر گزرتے منٹ میں آپ کا دماغ 19 لاکھ خلیات سے محروم ہو رہا ہوتا ہے اور ایک گھنٹے تک علاج کی سہولت میسر نہ آپانے کی صورت میں دماغی عمر میں ساڑھے تین سال کا اضافہ ہوجاتا ہے۔علاج ملنے میں جتنی تاخیر ہوگی اتنا ہی بولنے میں مشکلات، یادداشت سے محرومی اور رویے میں تبدیلیوں جیسے مسائل کا خطرہ بڑھ جائے گا۔فالج کو جتنا جلد پکڑلیا جائے اتنا ہی اس کا علاج زیادہ موثر طریقے سے ہوپاتا ہے اور دماغ کو ہونے والا نقصان اتنا ہی کم ہوتا ہے۔فالج کی دو اقسام ہے ایک میں خون کی رگیں بلاک ہوجانے کے نتیجے میں دماغ کو خون کی فراہمی میں کمی ہوتی ہے، دوسری قسم ایسی ہوتی ہے جس میں کسی خون کی شریان سے دماغ میں خون خارج ہونے لگتا ہے۔ان دونوں اقسام کے فالج کی علامات یکساں ہوتی ہیں اور ہر فرد کے لیے ان سے واقفیت ضروری ہے۔طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ فالج کی یہ انتباہی نشانیاں اصل دورے سے ایک ہفتہ قبل ہی سامنے آنے لگتی ہیں۔

ایک کی جگہ دو چیزیں نظر آنا

بنیائی کے مسائل جیسے کوئی ایک چیز دو نظر آنا، دھندلا پن یا کسی ایک آنکھ کی بنیائی سے محرومی فالج کی علامات ہوسکتے ہیں مگر بیشتر افراد ان علامات کو بڑھاپے یا تھکاوٹ کا نتیجہ سمجھ لیتے ہیں۔طبی ماہرین کے مطابق تھکاوٹ یا بہت زیادہ مطالعے ایک چیز دو نظر آنا بالکل ممکن نہیں، درحقیقت خون کی ایک بلاک شریان آنکھوں کو درکار آکسیجن کی مقدار کو کم کردیتی ہے جس کے نتیجے میں بنیائی کے مسائل کا باعث بنتے ہیں اور اس دوران فالج کی دیگر علامات بھی ظاہر نہیں ہوتیں۔

ہاتھ پیروں کا سن ہوجانا

اگر آپ دوپہر کو کچھ دیر کی نیند لے کر اٹھتے ہیں اور آپ کے ہاتھ یا پیر سن یا بے حس ہو رہے ہو تو آسانی سے تصور کیا جاسکتا ہے کہ یہ اعصاب دب جانے کا نتیجہ ہے۔تاہم طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر آپ کا ہاتھ اچانک بے حس یا کمزور ہوجائے تو یہ کیفیت چند منٹوں میں دور نہ ہو تو فوری طبی امداد کے لیے رابطہ کیا جانا چاہئے۔ان کے بقول شریانوں میں ریڑھ کی ہڈی سے دماغ تک خون کی روانی میں کمی کے نتیجے میں جسم کا ایک حس سن یا کمزور ہوجاتا ہے۔

بولنے میں مشکلات

کچھ ادویات جیسے دردکش گولیوں کے استعمال کے بعد بولنے میں ہکلاہٹ یا مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور لوگ سوچتے ہیں یہ ان کی دوا کا اثر ہے مگر یہ فالج کی علامت بھی ہوسکتا ہے۔طبی ماہرین کے مطابق اگر اس سے پہلے یہی دوا استعمال کرنے پر آپ کو کسی قسم کے سائیڈ ایفیکٹ کا سامنا نہ ہوا تو پھر یہ فالج کی ایک علامت ہوسکتا ہے اور آپ کو فوری طور پر طبی امداد کے لیے رابطہ کرنا چاہئے۔

سوچنے میں مشکل

جب لوگوں کو درست الفاظ کے انتخاب یا کسی چیز کے بارے میں پوری توجہ سے سوچنے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے تو اکثر وہ اسے تھکن کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔مگر اچانک دماغی صلاحیتوں میں کمی فالج کی عام علامت میں سے ایک ہے۔طبی ماہرین کے مطابق ایک لمحے کے لیے تو سوچنے میں مشکل کا سامنا کسی بھی فرد کو ہوسکتا ہے مگر اس کا دورانیہ اگر بڑھ جائے تو یہ باعث تشویش ہے۔ان کے بقول کئی بار تو مریضوں کو یہ اندازہ ہی نہیں ہوتا کیا چیز غلط ہے کیونکہ ان کا دماغ کام نہیں کررہا ہوتا اور ان کے سوچنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

آدھے سر کا درد

ہوسکا ہے کہ یہ محض آدھے سر کا درد ہی ہو مگر یہ تکلیف آپ کو پہلے سے متاثر نہ کرتی رہی ہو تو یہ فالج کی علامت بھی ہوسکتا ہے۔طبی ماہرین بتاتے ہیں کہ آدھے سر کے درد یا مائیگرین میں فالج بھی چھپا ہوسکتا ہے کیونکہ ان دونوں امراض میں دماغی علامات ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔ماہرین کے بقول آدھے سر کے درد کے شکار افراد کو اس کا علاج فالج کی طرح ہی کرانا چاہئے اور ڈاکٹروں سے مدد لینی چاہئے۔

ایڑیاں پھٹنے کے مسائل سے کیسے نجات پائی جا سکتی ہے

انسان سارا دن چلتے پھرتے گزارتے ہیں جس کے نتیجے میں جلدی مسائل کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

ایڑیاں پھٹنے کے مسائل سے کیسے نجات پائی جاسکتی ہے موسم سرما کے آغاز کے ساتھ ہی ایڑیاں پھٹنے یا اس جگہ کی کھال سخت ہونے کے مسائل کافی عام ہوجاتے ہیں۔آج کے مصروف طرز زندگی کے باعث بیشتر افراد سارا دن چلتے پھرتے گزارتے ہیں جس کے نتیجے میں جلدی مسائل کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔مٹی سے براہ راست رابطہ پیر کی جلد کو جسم کے دیگر حصوں کے مقابلے میں بہت جلد خشک کردیتا ہے۔جب موسم سرما میں درجہ حرارت کم ہوتا ہے تو یہ مسئلہ بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجے میں ایڑیوں کی جلد پرتوں کی شکل اختیار کرلیتی ہے اور پھر ایڑیاں پھٹنے کے نتیجے میں تکلیف اور عدم اطمینان کا احساس ہوتا ہے۔تاہم آپ اس مسئلے سے نجات گھر بیٹھے چند عام چیزوں کی مدد سے بھی حاصل کرسکتے ہیں۔

متاثرہ حصے کی نمی بحال کرنا : اس مسئلے کی ایک بڑی وجہ جلد میں مناسب نمی کی کمی ہوتی ہے، جلد کو نم رکھنا اسے خشک ہونے سے بچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے ، اس مقصد کے لیے موئسچرائزر کافی مددگار ثابت ہوسکتا ہے، پیروں کے تلوں اور ایڑیوں پر دن میں دوبار اس استعمال پیروں کی جلد کو سخت اور خشک ہونے سے روکتا ہے۔

شہد اور پانی : یہ دونوں ہر گھر میں ہی موجود ہوتے ہیں، گرم پانی میں شہد کو مکس کریں اور اپنے پیروں کو اس میں ڈبودیں، پھر نرمی سے متاثرہ حصے کو رگڑیں، شہد جلد کی قدرتی نمی بحال کرنے کا کام کرتا ہے۔

پیروں کی صفائی: جب پیروں کی جلد خشک ہوتی ہے تو یہ ضروری ہے کہ انگلیوں کے درمیانی حصے کو صاف کرکے مٹی اور سیلن کپڑے سے دور کریں، وہاں موجود سیلن مختلف قسم کے انفیکشن کا باعث بنتی ہے۔

ہلدی اور تیل کی مالش : ہلدی میں تیل کو ملا کر متاثرہ حصے میں مالش کرنا پھٹی ہوئی ایڑیوں میں نمی بحال کرتا ہے، جبکہ سوجن یا درد میں کمی بھی لاتا ہے۔اس کو معمول بنالینا پیروں میں خون کی گردش بڑھا کر جلد کو مسائل سے دور رکھتا ہے۔

جرابوں کا استعمال : ننگے پیر چلنا پیروں کو بیکٹر یا اور مٹی کا آسان شکار بنا سکتا ہے، اسے آلودگی اور مٹی سے تحفظ دینے کے لیے کاٹن کی جرابوں کا استعمال اچھا خیال ہے۔

لیموں اور جرابیں : سب سے پہلے ایک بڑے سائز کے لیموں کو دو ٹکڑوں میں کاٹ لیں اور پھر اس کا عرق نکال لیں۔آپ کو تمام عرق نکالنا ہوگا تاہم اس کے اندرونی گودے کا تھوڑا بہت حصہ دونوں ٹکڑوں میں چھوڑ دیجئے گا۔اب دونوں ٹکڑوں کو ایڑیوں کے نیچے رکھ دیں اور دب جانے پر فکر مت کریں۔اب ان ٹکڑوں سمیت پیروں پر موزے چڑھالیں اور آدھے گھنٹے تک لیموں کے ٹکڑوں کو ایڑیوں سے چپکے رہنے دیں۔

ہفتہ رفتہ ہفتہ رفتہ ہفتہ رفتہ ہفتہ رفتہ راشد العزیزی ندوی

عازمین حج کو حکومت کی جانب سے دی جانے والی سبسڈی ختم

۲۰۱۸ء میں سفر حج پر جانے والے عازمین کے لئے حکومت سے ملنے والی سبسڈی مکمل طور پر ختم کردی گئی ہے۔اب عازمین کو حج سے متعلق تمام اخراجات خود ہی برداشت کرنے ہوں گے۔ریاستی حج کمیٹی کے چیئرمین الیاس حسین عرف سونو بابو نے حج بھون میں حج درخواست فارم اور اس سے متعلق کتابچہ کی رونمائی کرتے ہوئے یہ بات کہی۔انہوں نے بتایا کہ حج کمیٹی آف انڈیا نے اس سال حج کے سفر پر جانے والے عازمین کے لئے مکمل ہدایات جاری کردی ہیں۔فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ (آن لائن اور مینول دونوں) ۷/دسمبر طے کی گئی ہے۔اس کے لئے حج بھون کے دفتر میں ایک الگ کاؤنٹر بھی کھول دیا گیا ہے۔حج کے لئے درخواست فارم بہار ریاستی حج کمیٹی کے دفتر، دیگر دینی اور ملی اداروں کے دفاتر، سبھی اضلاع کے ضلع اقلیتی افسر کے دفاتر میں بھی دستیاب کرادیا گیا ہے، انہوں نے بتایا کہ بہار ریاستی حج کمیٹی کی جانب سے مظفر پور، دربھنگہ، سیتامڑھی، اریہ، پورنیہ، بھاگلپور، گیا کشن گنج، بتیا کٹیہار، مونگیر اور بکسر ضلع مین ضلع اقلیتی افسر کے دفاتر میں عازمین کے لئے خصوصی معاون حج کیمپ منعقد کیا جائے گا۔عازمین ان سبھی مقامات سے بھی حج فارم اور ضروری معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔امبارکیشن پوائنٹ کے تعلق سے چیئرمین نے بہار کے عازمین سے گیا امبارکمنٹ پوائنٹ کو ترجیح دینے کی اپیل کی ہے۔انہوں نے کہا کہ عازمین حج کے پاسپورٹ میں درپیش دشواریوں کے ازالہ کے لئے بھی ریاستی حج کمیٹی ان کی پوری امداد کرے گی۔اس کے لئے ۷/دسمبر ۲۰۱۷ء یا اس سے قبل جاری کردہ اور کم از کم ۱۴/فروری ۲۰۱۹ء تک ویلڈ مشین ریڈیبل (Machine Readable) بین الاقوامی پاسپورٹ ہونا لازمی ہے۔پاسپورٹ کے لئے درخواست آن لائن کرانے کے بعد ضروری دستاویز کی توثیق کے لئے درخواست دہندگان ریاستی حج کمیٹی سے سفارشی خط حاصل کرکے معینہ وقت سے قبل ہی دستاویزات کا ویری فلیشن کراسکتے ہیں۔اس سے درخواست دہندگان کو پولیس ویری فلیشن میں بھی آسانی ہوگی۔

جناب شفیع احمد صاحب کے انتقال پر ناظم امارت شرعیہ کی تعزیت

ضلع پریشد دربھنگہ کے سابق چیئرمین، راجد کے بااثر رکن، سابق وزیر خزانہ اور راشٹریہ جنتا دل کے قدآور رہنما جناب عبدالباری صدیقی کے حقیقی چچا اور دربھنگہ ضلع کے بارسوخ مسلم رہنما جناب شفیع احمد کا مختصر علالت کے بعد اچانک انتقال ہوگیا، اناللہ وانا الیہ راجعون، ان کی موت کو علاقہ کے مسلمانوں کے لیے بڑا نقصان بتاتے ہوئے ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ موصوف علم اور علماء کی قدر کرتے تھے، دینی مزاج رکھتے تھے اور ملت کی خدمت کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔مرحوم امسال سفر حج سے واپسی پر دوران سفر ہی بیمار ہوگئے تھے اور لوٹ کر گھر بھی نہیں آسکے تھے، پٹنہ ہی میں زیر علاج تھے کہ وقت موعود آپہونچا اور اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔اللہ تعالیٰ مرحوم شفیع احمد صاحب کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کے انتقال پر قائم مقام ناظم و مدیر نقیب جناب مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی اور دیگر عہدے داران و کارکنان امارت شرعیہ نے بھی اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی، قارئین نقیب سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ اور اہل بیت کے خلاف گستاخی ناقابل برداشت: ناظم امارت شرعیہ

صحافی روہت سردانہ کے ذریعہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آپ کی صاحبزادی خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اہل بیت کی شان میں گستاخانہ کلمات ادا کیے جانے کو مذموم حرکت قرار دیتے ہوئے ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ، ام المومین حضرت عائشہ اور تمام اہل بیت مطہر پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے مقدس ہستیاں ہیں اور ان سے عقیدت ومحبت رکھنا ایمان کا لازمی حصہ ہے۔اس لیے کوئی بھی مسلمان ان پاکیزہ نفوس کی شان میں گستاخی کو برداشت نہیں کرسکتا، ایسے لوگوں کی زبان پر لگام لگانے کی ضرورت ہے، حکومت کو ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہئے، تاکہ آئندہ کوئی شخص بھی کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچانے کی ہمت نہ کرسکے۔مختلف دینی وملی اداروں کے رہنماؤں نے بھی اس واقعہ کی سخت مذمت کی ہے۔

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

پروفیسر لطف الرحمان اردو دنیا کا ایک مشہور نام تھا: امیر شریعت

رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پروفیسر لطف الرحمٰن پر سیمینار کا انعقاد

رحمانی فاؤنڈیشن مونگیر میں اردو دنیا کی مشہور شخصیت ڈاکٹر ''پروفیسر لطف الرحمان صاحب فن اور شخصیت'' پر قومی سیمینار ۲۳/نومبر ۲۰۱۷ء کو زیر صدارت مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی صاحب دامت برکاتہم جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر و چیر مین رحمانی فاؤنڈیشن منعقد ہوا۔ اجلاس میں اپنے صدارتی خطاب میں مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے کہا کہ پروفیسر لطف الرحمان صاحب سے میرا رشتہ تقریباً نصف صدی کا ہے، اتنے لانبے رشتہ کی بنیاد پر میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ مخلص انسان تھے، جو ان کے دل میں وہی بولتے اور لکھتے تھے، اور کسی کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہیں کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ وہ اردو دنیا کا ایک بڑا نام تھے، میں نے ان سے اخیر عمر میں اپنے علمی سرمایہ کو کاغذ پر اتارنے کی درخواست کی، جسے انہوں نے قبول کیا، اور کئی قسطوں میں خانقاہ رحمانی کی پرسکون فضا میں رہ کر تالیفی کام کو ایک حد تک پورا کیا، رحمانی فاؤنڈیشن ان کی غیر مطبوعہ کتابوں کی طباعت کی بھی ذمہ داری پوری کرے گا۔اس موقعہ پر مہمان خصوصی کلکٹر مونگیر جناب اودے کمار سنگھ نے کہا کہ آج کے دور میں لوگوں کو اپنے خاندان اور پریوار کے لوگوں کا حال دریافت کرنے کی فرصت نہیں ہے، ایسے پر آشوب دور میں رحمانی فاؤنڈیشن پروفیسر لطف الرحمان پر سمینار کر کے انہیں یاد کر رہا ہے، رحمانی فاؤنڈیشن کا یہ بڑا کارنامہ ہے، سماجی تانے بانے کو باقی رکھنے میں یہ اہم رول ادا کرے گا، انہوں نے کہا کہ رحمانی کا مطلب ہوتا ہے اللہ والا، رحمانی فاؤنڈیشن کے لوگ واقعی اللہ والے بن کر سماج کی خدمت کر رہے ہیں، اندھوں کو روشنی دے رہے ہیں، ملک سے جہالت کو ختم کر رہے ہیں، اور پسماندہ طبقہ کو اعلیٰ تعلیم سے روشناس کرا رہے ہیں، یہ واقعی بڑی بات ہے، کلکٹر مونگیر نے کہا کہ میں اپنی زندگی میں بہت کم لوگوں سے متأثر ہؤا ہوں، مگر حضرت رحمانی کی ہمہ جہت شخصیت نے مجھے بے حد متأثر کیا ہے، ان کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ ڈیڑھ سال کی مونگیر کی زندگی میں میرا تجربہ ہے کہ کوئی تنازعہ میں خانقاہ رحمانی کے بچوں کا نام نہیں آیا ہے، یہ قابل اطمینان بات ہے۔ڈاکٹر قاسم خورشید نے کہا کہ پروفیسر لطف الرحمان صاحب کی شخصیت کے بارے میں میں ابھی صرف ایک مرد حق آگاہ اور آج کے صدر مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی کی بات کو دہراتا ہوں، کہ وہ ایک مرد آگاہ تھے، معیار کا تعین اور تحفظ انہوں نے کیا، صحیح بات یہ ہے کہ اس سے بڑی بات ان کے بارے میں نہیں کہی جاسکتی ہے، ایک لفظ میں پروفیسر صاحب کی جامع شخصیت کو انہوں نے سمو دیا، جناب صفدر امام قادری نے کہا کہ میں پروفیسر صاحب کا براہ راست شاگرد ہوں، ان کی زندگی کے اکثر ایام ان کی دو تصنیف تازگی برگ نوا، اور جدیدیت کی جمالیات کے درمیان گھومتے رہے، خانقاہ رحمانی کا جب بھرپور تعاون انہیں ملا، تو ان کی تصنیفات درجن سے اوپر ہوگئیں، انہوں نے کہا کہ حضرت رحمانی صاحب کو ان کی غیر مطبوعہ کتابوں کی اشاعت کا اہم کارنامہ بھی انجام دلانا چاہئے۔اس موقعہ پر چار کتابوں اردو نثر کی اسلوبی ارتقا میں مولانا منت اللہ رحمانی کا رول، پروفیسر لطف الرحمان مشاہدات وتأثرات ''ولی نامہ منظوم'' حضرت مولانا محمد ولی رحمانی پر ایک انگریزی کتاب دی شائن فیس آف اسلامک امہ (The Shine face of Muslim Ummah) کا اجراء عمل میں آیا، اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت سے ہوا، اخیر میں حضرت صدر محترم کی دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔ اس اجلاس میں شریک ہونے والوں میں علاوہ جناب صفدر امام قادری، جناب قاسم خورشید، جناب ڈاکٹر شبیر حسن، جناب سرور الہدیٰ صاحب، جناب قیصر زماں، جناب مشتاق احمد، جناب فخر الدین عارفی، جناب ظفر حبیب، جناب نسیم احمد نسیم، جناب راشد طراز، جناب مولانا ظفر عبدالرؤف رحمانی، جناب سنجئے کمار، جناب ولی کمار، جناب عاصم شہنواز، جناب ابوذر، جناب منظر حسین، جناب فضل رحماں، جناب حافظ امتیاز رحمانی کے نام اہم ہیں۔ان کے علاوہ سمینار میں قومی سطح کی دس یونیورسیٹوں کے اساتذہ، اہل قلم، ادیب اور اردو دنیا کی مشہور شخصیات نے شرکت کی۔

مجلس عاملہ وفاق المدارس الاسلامیہ کی میٹنگ اہم فیصلوں کے ساتھ اختتام پذیر

وفاق کا کام اچھا ہے، اس کے نظام کو مزید مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب لوگ آپسی تعاون وتشاور سے کام کریں؛ کیوں کہ امداد باہمی سے کام بہتر ہوتا ہے اور اس کی افادیت ونافعیت بڑھتی اور پھیلتی ہے، وفاق کے ذریعہ جو تعلیمی نظام میں یکسانیت پیدا ہو رہی ہے، لوگ اس کی اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں، ان خیالات کا اظہار امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم نے مورخہ ۲۰/نومبر ۲۰۱۷ء کو امارت شرعیہ پھلواری شریف کے میٹنگ روم میں منعقد وفاق کی مجلس عاملہ کے اجلاس سے اپنے صدارتی خطاب میں کیا، اجلاس میں بہار وجھارکھند کے ملحقہ مدارس کے ارکان نے شرکت کی اور مباحثہ میں انہوں نے دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں اسلامی تاریخ اور ہندوستانی تاریخ کو شامل کرنے کی ضرورت کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں ہمارے طلبہ نہ تو پورے طور پر اسلامی تاریخ سے واقف ہوتے ہیں اور نہ ہی ہندوستانی تاریخ سے ماضی میں ہمارے نصاب تعلیم میں اس طرح کی کتابیں داخل تھیں جو کہ اب کم ہوتی جا رہی ہیں، صدر وفاق حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مظفر پوری نے فرمایا کہ وفاق سے ملحق مدارس کا معیار تعلیم پہلے سے قدرے بلند ہوا ہے، جس کے لئے وہاں کے اساتذہ کرام مبارکباد کے مستحق ہیں، ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے ملحقہ مدارس کے تعلیمی جائزے کے لئے کسی باصلاحیت عالم وحافظ شخص کو بحال کرنے کی تجویز رکھی اور انہیں معقول ومناسب اکرامیہ دینے پر زور دیا، مولانا عبدالمنان راجو پٹی نے کہا کہ ہمارا صوبہ بہار تعلیم کے میدان میں دوسرے صوبوں سے ممتاز ہے اس لئے ضلعی سطح پر کم سے کم ایک ایسا ادارہ ہونا چاہئے جہاں دورہ حدیث شریف تک کی تعلیم ہوتی ہو، انہوں نے کہا کہ بہار کے بہت سے ذہین لڑکے دوسرے صوبوں میں اپنی فطری صلاحیت کھو دیتے ہیں اگر ہم یہاں ان کے بنانے اور سنوارنے کی کوشش کریں تو ہمارا صوبہ تعلیم کے میدان میں سب سے آگے نظر آئے گا۔

وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے وفاق کی تعلیمی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت 265 مدارس وفاق سے ملحق ہیں، ان مدارس کی تعلیمی رپورٹ اطمینان بخش ہے، ان مدارس کے امتحان کے نتائج وہاں کے تعلیمی معیار کے مستحکم اور مضبوط ہونے کی طرف مشیر ہے، انہوں نے اپنی رپورٹ میں ملک کے تعلیمی نظام کے بھگوا کرن پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وفاق سے منسلک مدارس اور ان کے اساتذہ سے کہا کہ مسلم سماج میں دینی تعلیمی بیداری لانے کی تحریک چلائیں تا کہ مسلم بچے دیو مالائی کہانیوں سے محفوظ رہ سکیں، ناظم وفاق کی رپورٹ پر ارکان نے اطمینان کا اظہار کیا، مولانا ابوطالب رحمانی مولانا نذر توحید مظاہری، مولانا سہیل احمد ندوی، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی، مولانا محمد شبلی القاسمی نائبین ناظم کے اظہار رائے کے بعد بین المدارس اجتماع چترہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، تاریخ کی حتمی تعین داعی اجلاس سے صلاح ومشورہ کے بعد طے کیا جائے گا، اجلاس نے یہ بھی طے کیا کہ وفاق سے ملحق مدارس کے تعلیمی جائزے کے لئے کسی باصلاحیت آدمی کو بحال کیا جائے، تا کہ معیار تعلیم مزید بلند ہو، اس اجلاس میں مفتی سہیل احمد قاسمی، مولانا محمد اسحاق دھنباد، مولانا اختر امام عادل سمستی پور، قاضی ارشد کھگڑیا، قاضی محمد اعجاز قاسمی مدھوبنی، مولانا شکیل احمد قاسمی دربھنگہ، مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی بھاگلپور، مولانا محمد یوسف مدھوبنی، مولانا محمد احسان، مولانا اقبال احمد شکرپور دربھنگہ، مولانا اظہار الحق قاسمی، مولانا حبیب اللہ ندوی رانچی نے بھی متعدد تجاویز پیش کیں، قاضی محمد ارشد کی تلاوت کلام پاک سے مجلس کا آغاز ہوا، ناظم وفاق مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے تجویز تعزیت پیش کی، جبکہ مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی معاون ناظم وفاق نے گذشتہ عاملہ کی کارروائی کی خواندگی کی اور عملی پیش رفت بتلائی آخر میں یہ نشست حضرت امیر شریعت مدظلہ کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔اجلاس میں مولانا نورالحق قاسمی سوپول، نورالہدیٰ قاسمی دربھنگہ، محمد رضوان سبیلی راجو پٹی محبت الحق قاسمی سہرسہ واصی احمد شمسی دربھنگہ، مولانا محمد احمد ندوی لکھنؤ، محمد فاروق رحمانی مونگیر، مولانا نیر ندوی کٹیہار، مولانا سجاد احمد ندوی پٹنہ، مولونا عطاء الرحمٰن صدیقی گڈا، مولانا عارف رحمانی مونگیر، مولانا سعید کریمی، مولانا منت اللہ حیدری اور مولانا راشد العزیری ندوی امارت شرعیہ نے شرکت کی۔

ناظم امارت شرعیہ عمرہ کے سفر پر

ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ۲۴/نومبر روز جمعہ کو بذریعہ ہوائی جہاز ممبئی تشریف لے گئے، جہاں وہ اسلامک فقہ اکیڈمی کے ۲۶ویں فقہی سیمینار میں شریک ہوں گے، پھر وہیں سے ۲۸/نومبر کو عمرہ کے سفر پر بیت اللہ تشریف لے جائیں گے اور ان شاء اللہ ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ تک وطن واپس ہوں گے، اس سفر میں ناظم صاحب کی رفیق حیات، بڑے صاحبزادے جناب انجینئر عبید الرحمٰن صاحب اور امارت شرعیہ کے کارکن جناب مظہر حسین صاحب بھی شریک ہیں۔ناظم صاحب کی روانگی سے ایک روز قبل امارت شرعیہ میں ایک دعائیہ نشست ہوئی، جس میں ناظم صاحب نے رفقاء امارت شرعیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ امارت شرعیہ اور قوم وملت کی خدمت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت عطا کی ہے، جو لوگ اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے دین کی خدمت انجام دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے خیر کے دروازے کھول دیتے ہیں۔تمام کارکنان نے اس موقع پر دعاؤں کے ساتھ ناظم صاحب اور ان کے ساتھ عمرہ پر جانے والوں کو رخصت کیا، قارئین نقیب سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک سفر کو قبول کرے اور عمرۂ مقبول عطا کرے۔

امارت شرعیہ کی جانب سے ارریہ کے دیہاتوں میں ریلیف ورک

شمالی بہار کے سیلاب زدہ علاقوں میں امارت شرعیہ نے اپنے ریلیف ورک کو جاری رکھتے ہوئے ارریہ کے نور نگر رہیکہ ٹولہ، موتی ٹیکر ہریجن ٹولہ، صمدہ، بڑی گرگدی، چھوٹی گرگدی وغیرہ میں متاثرین کے درمیان کپڑے اور اشیاء خوردنی کی تقسیم کی۔امارت شرعیہ کی جانب سے راحتی اشیاء لے کر مولانا نور عالم رحمانی مبلغ امارت شرعیہ مذکورہ علاقوں میں پہونچے جہاں انہوں نے مقامی ذمہ داروں کے ساتھ مل کر ضرورت مندوں تک امداد پہونچائی، امارت شرعیہ کی اس ریلیف ٹیم نے بلا تفریق مذہب تمام متاثرین کو جس میں ضرورت مند پسماندہ غیر مسلموں کی بڑی تعداد تھی راحتی اشیاء فراہم کی۔مقامی ذمہ داروں میں جناب عبدالوہاب صاحب وارڈ ممبر، قاری عبدالجلیل صمدہ، حافظ صابر صاحب نور نگر، عبدالجبار منصوری نور نگر وغیرہ ریلیف کے کام میں پوری مستعدی کے ساتھ شریک ہوئے۔واضح ہو کہ متاثرہ علاقوں میں موسم سرما کے موقع پر کمبل کی تقسیم کا منصوبہ بھی بنایا گیا ہے، جس میں سے ایک ٹرک کمبل اور گرم کپڑے امارت شرعیہ کے آسنسول دفتر سے کشن گنج میں بھیجے جا چکے ہیں، اس کے علاوہ بڑی تعداد میں کمبل کی فراہمی کا کام چل رہا ہے اور عنقریب، کشن گنج، ارریہ، پورنیہ، کٹیہار، دربھنگہ، سمستی پور، سیتامڑھی، مظفر پور، مشرقی ومغربی چمپارن، گوپال گنج، مدھوبنی ودیگر اضلاع کے متاثرہ علاقوں میں بھیجا جائے گا۔واضح ہو کہ متاثرین کی بازآبادکاری بھی امارت شرعیہ کے اس ریلیف پروگرام کا حصہ ہے، اس کے لیے سروے کا کام مکمل ہوگیا ہے، جلد ہی حضرت امیر شریعت کی اجازت سے یہ کام شروع کیا جائے گا۔ناظم امارت شرعیہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں کے گھر بالکل برباد ہوگئے ہیں اور جن کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ اپنے مکان پھر سے بنا سکیں، ایسے لوگوں کو امارت شرعیہ نے مکان بنانے میں مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، لیکن یہ بڑا کام ہے، اس لیے پورے ملک کے اہل خیر اور اصحاب ثروت سے اپیل ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے مرحوم رشتہ داروں کے ایصال ثواب کے لیے اپنی اپنی وسعت کے مطابق امارت شرعیہ کے اس کام میں بڑھ چڑھ کر تعاون کریں، ان شاء اللہ یہ عظیم صدقۂ جاریہ کا کام ہوگا۔

بقیہ ڈاکٹر محمد شہاب الدین اطہر ...... اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے لئے جناب ایڈوکیٹ محمد ضمیرالدین صاحب مرحوم نے جب جامعہ عائشہ للبنات کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا تو اس ادارہ کی تعلیمی، ترقی ومالی استحکام کے لئے ڈاکٹر صاحب نے بھرپور حصہ لیا،، اس مدرسہ کے صدر کی حیثیت سے اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے، خطرات واندیشوں سے آگاہ کرتے رہے، مالی استحکام کے لئے بانی مدرسہ کے ساتھ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ایک مرتبہ کلکتہ کا بھی سفر کیا، آج اسی کی برکت ہے کہ مرنے کے بعد ان کا مقبرہ بھی اسی ادارے کے قریب بنا۔

مرحوم کا مزاج تعاون علی البر والتقوی کا تھا، شخصی ادارہ ہو یا ملی تنظیم، وہ صرف یہ دیکھتے تھے کہ اس کی وساطت سے مسلمانوں کے فلاح و بہبود کا کام ہو رہا ہے تو وہ اس کے معاون ومددگار بن جاتے۔ فکری اعتبار سے گرچہ وہ جماعت اسلامی سے متاثر تھے، لیکن ذہنی اعتبار سے وہ ہر تنظیم کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، امارت شرعیہ سے ان کا بڑا گہرا لگاؤ اور قلبی تعلق تھا، وہ امارت شرعیہ کے اکابر کا نام بڑی عقیدت سے لیتے، ان کی کارکردگی کو سراہتے اور امارت شرعیہ کی خدمات کو لوگوں کے سامنے خوب پیش کرتے، اس ادارہ کے ساتھ ان کا والہانہ تعلق ہی تھا کہ انہوں نے زمین کی حصولیابی کے لئے (جس کا تذکرہ اوپر گذرا) بھرپور کوشش کی، پورنیہ میں امارت شرعیہ کے وہ مضبوط ستون تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم ایک متشرع انسان تھے، دین پر خود بھی عمل کرتے اور دوسرے لوگوں کو بھی دین پر چلنے کی ترغیب دیتے، بڑوں کو دین سے مربوط کرنے کے لئے انہوں نے "فہم قرآن" کے نام پر درس قرآن کا سلسلہ جاری کیا اور بچوں کو اسلام کی بنیادی وابتدائی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے اپنے دروازہ پر صباحی اور مسائی مکتب کا بھی چلایا۔

ڈاکٹر صاحب بہت ہی حساس وغمخوار انسان تھے، انسانی ہمدردی ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری تھی، کسی پریشان حال کو اگر پریشان دیکھتے تو وہ خود پریشان وبے چین ہو جاتے، اور اس میں وہ مذہب کو آڑ نہیں بناتے، بلکہ ان کا مطمح نظر صرف انسان ہوتا اور بس۔ بہت سارے لوگ میری اس بات کی تائید کریں گے، ڈاکٹر صاحب کے پڑوس میں دو غریب غیر مسلم بھائی بہن رہتے تھے، معلوم نہیں کہ وہ اب بھی زندہ ہیں کہ نہیں، دونوں زبان سے معذور تھے اور نہایت تنگدست تھے، ڈاکٹر صاحب دونوں کی کفالت کرتے تھے، اور وہ دونوں ڈاکٹر صاحب کو والد کی طرح سمجھتے تھے، کبھی کبھی میری حاضری ہوتی اور ان کو ان دونوں کے مابین اشارہ وکنایہ میں اپنی بات سمجھانے کی کوشش کرتے، اس وقت میں ڈاکٹر صاحب قابل رشک نظر آتے۔

خلاصہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب بہت ساری خوبیوں کے مالک وحامل انسان تھے، وہ بیک وقت داعی ومصلح، مربی ومحسن اور علم دوست انسان تھے، لاچار وبے سہارا کے سہارا بھی تھے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اللہ کے نیک بندے اور ولی صفت انسان تھے، ڈاکٹر صاحب چلے گئے، اپنی یادیں چھوڑ گئے، دعا ہے کہ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

بقیہ پروفیسر لطف الرحمن ...... وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ قافلہ میں شریک ہر شخص معتبر نہیں ہوتا، اس لیے ضروری ہے کہ اپنے رخت سفر پر نظر رکھی جائے، فرماتے ہیں:

تو اپنے رخت سفر کو ذرا سنبھال کے رکھ   کہ قافلے میں ہر اک شخص معتبر بھی نہیں

لوگ جاننا چاہتے تھے کہ سیاست کی چاٹ تو شراب کی لت جیسی ہوتی ہے، بقول غالب چھٹتی نہیں ہے منہہ سے یہ کافر لگی ہوئی، پھر سیاست سے علاحدگی کی وجہ کیا بنی؟ ذکر کیا ہے:

مرے جنون کا تقاضہ ہے مختلف تجھ سے   زیاں بہت ہے ترے ساتھ ساتھ چلنے میں

اور یہ کہ ؎

یہ چادر دنیا بھی ہوئی تنگ جنوں پر   وہ جامۂ افلاک کشا وہ بھی نہیں

صبح ازل بھی ایک قیامت سے کم نہ تھی   وہ بوجھ دے گئی کہ تماشا بنا دیا

پروفیسر لطف الرحمٰن نے سیاست کی وادی میں جو تجربات کیے اور جو ادراک انہیں ہوا، اس کے حوالے سے چند اشعار اور دیکھ لیں۔

کچھ بولنے کی رسم تو مقتل میں چل پڑی   میں قاتلوں کے سامنے وہ بے ادب رہا

بس کہ چپ چاپ ہی رہنے میں بھلا ہے اب تو   تو کہ بول اٹھتا ہے اکثر تجھے سودا کیا ہے

یہاں کردار گھر رکھ کے سب باہر نکلتے ہیں   ضرورت ہے ہمارے عہد میں سب کو نقابوں کی

پروفیسر لطف الرحمٰن ذاتی طور پر بڑے حساس تھے، اس حساسیت کی وجہ سے غم زمانہ ان کے یہاں غم جاناں اور غم ذات بن کر رہ گیا تھا، اور اس کی وجہ سے ان کے بعض اشعار میں یاسیت اور ناامیدی کی جھلک نظر آتی ہے، کہتے ہیں:

یہی ٹوٹی ہوئی نیندیں یہی مسمار امیدیں   یہی سب کا مقدر ہے، صدی ہے یہ عذابوں کی

اور یہ کہ ؎

رفتہ رفتہ اڑگیے روشن کتابوں کے حروف   میں بھی ہوں لمحہ بہ لمحہ داستاں ہوتا ہوا

جلتے رہے زخموں کے دیے طاق ہنر میں   پھر بھی رخ گیتی پہ سویرا نہیں دیکھا

میں خود ہی اپنا تماشا ہوں، خود تماشائی   یہ دکھ نیا ہے مرے عہد کے عذابوں میں

میں نے سمجھا تھا کہ پایاب ہے دریا شب کا   کتنے طوفاں لب ساحل پہ میرے سر سے گذرے

پروفیسر لطف الرحمٰن بہت کچھ نہیں لکھتے صرف ایک ہی شعر لکھ جاتے تو ان کے زندہ رہنے کے لیے کافی تھا

میں تھا نیزے کی بلندی پہ مگر میرا عدو   میرا سر کاٹ کے بھی میرے برابر کب تھا

یہ چند باتیں سرسری طور پر اس وقت کہنے کی جرأت کی گئی ہے، ان کے فکر وفن پر گفتگو اور تحلیل وتجزیہ کے لیے عمیق مطالعہ، فنی آگہی، فکری وسعت، تنقیدی بصیرت اور وافر وقت درکار ہے، لکھنے کے لیے بھی اور سننے سنانے کے لیے بھی، بحث ومباحثہ اور گفت وشنید کے لیے بھی، جس کا ابھی موقع نہیں ہے اور نہ ہی میں آپ کے صبر کا امتحان لینا چاہتا ہوں۔

ع   سفینہ چاہیے اس بحر بے کراں کے لیے

اعلان مفقود الخبری

● **مقدمہ نمبر ۲/۱۲۳/۳۹ھ** (متدائرہ دارالقضاء چمپانگر بھاگلپور) بی بی حمیدہ خاتون بنت محمد صدیق مرحوم مقام وڈاکخانہ مسوریا، ضلع بانکا۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد اظہار انصاری ولد حدیث انصاری مقام وڈاکخانہ ظہیرآباد، ضلع آندھرا پردیش۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے دارالقضاء امارت شرعیہ چمپانگر بھاگلپور میں آپ کے خلاف چار سالوں سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ پیشی ۷/ربیع الثانی ۳۹ھ مطابق ۲۵/دسمبر ۱۷ء روز سوموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● **مقدمہ نمبر ۶۶/۱۱۱۳/۳۸ھ** (متدائرہ دارالقضاء بسوریا) حسین خاتون بنت شمس تبریز خان مرحوم مقام ملاھیا پوکھریا وارڈ نمبر ۸ ڈاکخانہ نرکٹیا گنج تھانہ شکارپور ضلع مغربی چمپارن۔ مدعیہ بنام اسرائیل شیخ ولد نظام شیخ مقام دھوم نگر وارڈ نمبر ۲، ڈاکخانہ نرکٹیا گنج تھانہ شکارپور ضلع مغربی چمپارن۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے دارالقضاء بسوریا میں آپ کے خلاف چھ سالوں سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ پیشی ۷/ربیع الثانی ۳۹ھ مطابق ۲۵/دسمبر ۱۷ء روز سوموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● **مقدمہ نمبر ۴/۳۰۳/۳۹ھ** (متدائرہ دارالقضاء ڈہری اون سون) سلمہ خاتون بنت غلام نبی انصاری مرحوم مقام ذکی بگہہ ڈاکخانہ ڈالمیانگر ضلع رہتاس۔ مدعیہ۔ بنام۔ دوست محمد ولد علی حسین مرحوم مقام محلّہ نیوڈلیاں ڈاکخانہ ڈہری اون سون ضلع رہتاس۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے دارالقضاء امارت شرعیہ ڈہری اون سون میں آپ کے خلاف دو سالوں سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ پیشی ۷/ربیع الثانی ۳۹ھ مطابق ۲۵/دسمبر ۱۷ء روز سوموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● **مقدمہ نمبر ۱/۵۹/۳۹ھ** (متدائرہ دارالقضاء ہزاری باغ) افسری خاتون بنت محمد علی جان مقام ڈھینگورا، ڈاکخانہ مرہنڈ ضلع ہزاری باغ۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد عین الحق ولد محمد مستقیم مقام وپوسٹ سلطانہ تھانہ کٹکم سانڈی ضلع ہزاری باغ۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے دارالقضاء امارت شرعیہ ہزاری باغ میں آپ کے خلاف نو سالوں سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ پیشی ۷/ربیع الثانی ۳۹ھ مطابق ۲۵/دسمبر ۱۷ء روز سوموار کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● **مقدمہ نمبر ۶/۱۷۶۳/۳۸ھ** (متدائرہ دارالقضاء جوکیہنی ضلع ارریہ) راجدہ خاتون بنت شفیع عالم مقام سید پور ڈاکخانہ کرنکیا تھانہ بونسی ضلع ارریہ۔ مدعیہ۔ بنام عبدالخالق ولد الحاج محمد بدرالدین مرحوم مقام سید پور ڈاکخانہ کرنکیا تھانہ بونسی ضلع ارریہ۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے دارالقضاء امارت شرعیہ جوکیہنی ضلع ارریہ میں آپ کے خلاف دو سالوں سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ پیشی ۸/ربیع الثانی ۳۹ھ مطابق ۲۶/دسمبر ۱۷ء روز منگل کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● **مقدمہ نمبر ۲۴/۱۴۶/۳۹ھ** (متدائرہ دارالقضاء بھوانی پور پورنیہ) بی بی بجلی خاتون بنت علی حسن مرحوم مقام اجھڑی ڈاکخانہ موہن پور تھانہ نوگچھیا ضلع پورنیہ۔ مدعیہ۔ بنام۔ محمد آزاد علی ولد محمد علی مقام نامعلوم ڈاکخانہ وتھانہ نامعلوم ضلع ٹنڈلا یوپی۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے دارالقضاء امارت شرعیہ بھوانی پور راجدھام ضلع پورنیہ میں آپ کے خلاف چار سالوں سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنا پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ پیشی ۸/ربیع الثانی ۳۹ھ مطابق ۲۶/دسمبر ۱۷ء روز منگل کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

جلد نمبر 65/55، شمارہ نمبر 46 پرنٹر پبلیشر سہیل احمد ندوی نے جی ایم آفسیٹ پریس دریاپور پٹنہ 9934188997 میں چھپوا کر ہفتہ وار نقیب امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ ۸۰۱۵۰۵ سے شائع کیا۔

WEEK ENDING 27/11/2017
فون نمبر 2555351,2555014,2555668 فیکس 0612-2555280
E-mail: nazimimaratshariah@gmail.com

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
(نامعلوم)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
THE NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-15-17
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

ظلم وحق تلفی کے خاتمہ کے لیے ہوا ہے نظام قضا کا قیام

بہار اڈیشہ ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے قضاۃ و علماء کی امارت شرعیہ میں میٹنگ و قضاء کے جدید مسائل پر تبادلہ خیال

رپورٹ مولانا حسین احمد قاسمی مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ

مورخہ ۱۸/نومبر ۲۰۱۷ روز سنیچر کو مرکزی دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے کانفرنس ہال میں امارت شرعیہ کے مرکزی دارالقضاء اور تمام ذیلی دارالقضاء کے قضاۃ کا سالانہ اجتماع امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں سماج کے ذمہ دار افراد سے اپیل کی گئی کہ وہ عوام وخواص کو دارالقضاء کی طرف متوجہ کریں ۔اس اجتماع میں قضاۃ کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر شریعت مدظلہ نے کارقضاء کے سلسلہ میں درپیش مسائل کے حل پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی،اور مرکزی و ذیلی دار لقضاء کو جدید تقاضوں کے اعتبار سے کارقضاء کو منظّم انداز میں چلانے کے لیے بیش قیمتی ہدایات دیں۔آپ نے فرمایا کہ حلقۂ قضاء کی تعیین بہت اہم چیز ہے،اس لیے امارت شرعیہ کو اپنے ذیلی دارالقضاء کی حدود کو گورنمنٹ کے ضلعی حدود کے اعتبار سے ہی متعین کرنا چاہئے۔آپ نے قاضیوں کے لیے جدید عدالتی طریقہ کار کی معلومات کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ قضاۃ کو وکلاء اور ملکی قانون کے ماہرین کے ساتھ گفت وشنید کرنی چاہئے اور وقتاً فوقتاً قضاۃ اور وکلاء کی میٹنگ بھی ہونی چاہئے،اس سے ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنا آسان ہوگا۔آپ نے دار القضاء کی طرف عوام وخواص کو متوجہ کرنے کے لیے ائمہ کرام کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ائمہ مساجد کو منظّم کیا جائے ،امارت شرعیہ کی جانب سے ان کو موقع بموقع ہدایات دی جائیں اور ان کو ترغیب دی جائے کہ اپنی تقریروں اور خطبات میں اہم دینی و ملی مسائل کو موضوع بائیں اور امارت شرعیہ، دارالقضاء وغیرہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے عوام وخواص سے اپیل کو راغب کریں کہ وہ اپنے مقدمات دارالقضاء میں لے کر آئیں اور شریعت کے مطابق اپنے تنازعات کا فیصلہ کروائیں۔مولانا قاسم صاحب مظفر پوری قاضی شریعت امارت شرعیہ نے اپنے خطاب میں نظام قضاء کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت علم ہے،وہ علم جس سے انسان کے درمیان عدل قائم کیا جائے ،انسان کے مزاج میں جھگڑالو پن اور تنازع ہے،تنازع ایک دوسرے کی حق تلفی اور ظلم سے پیدا ہوتا ہے،اسی حق تلفی اور ظلم کو ختم کرنے کے لیے قضاء کا قیام ہوا ہے،اسی لیے حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے نظام قضاء کو قائم فرمایا۔اس لیے آپ حضرات کو اللہ تعالیٰ نے بڑی ذمہ داری عطا کی ہے، یہ بہت نازک ذمہ داری ہے،اس کو بہت احتیاط کے ساتھ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔حضرت مولانا عبدالجلیل قاسمی قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ نے اپنے خطاب میں کارقضاء سے متعلق کئی اہم امور بیان کیے،اور ذیلی دارالقضاء کے قضاۃ کے ذریعہ پیش کردہ مسائل کے حل کے سلسلہ میں بیش قیمتی رہنمائی فرمائی۔

ناظم امارت شرعیہ حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے امارت شرعیہ کے امارت شرعیہ کے تمام دارالقضاء منظّم انداز میں کام کررہے ہیں،مزید ان کو موثر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ اپنے مسائل کو دارالقضاء کے ذریعہ حل کرا سکیں ۔مولانا مفتی نذر توحید قاسمی قاضی شریعت چترا نے کہا کہ مقدمہ میں فریقین اور گواہوں کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دینے پر زور دیا۔سند نکاح کے تعلق سے بھی انہوں نے کئی اہم مشورے دیے۔مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ ذیلی دارالقضاء کے حلقہ کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں پورا ضلع ہے،کہیں بعض علاقے ہیں،ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے کہ قریب کے بلاک کو قریبی دارالقضاء سے جوڑا جائے ، جہاں کم مقدمات ہیں ، وہاں لوگوں کو دارالقضاء کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دینے پر غور کرنا چاہئے۔مفتی سعیدالرحمٰن قاسمی مفتی امارت شرعیہ نے کہا کہ وکلاء اور قضاۃ کا اجتماع یقیناً مستحسن قدم ہے ،لیکن اس کے ساتھ وکلاء کے اندر قوانین شریعت کی سمجھ بھی پیدا کرنی چاہئے اور ان کے سامنے شریعت کی تفصیل رکھنی چاہئے تفہیم شریعت کے ساتھ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے اوپر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے،اس کا بھی احساس کرایا جائے۔مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء نے قضاۃ اور وکلاء کے اجتماع کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔مولانا عبدالعظیم حیدری قاضی شریعت بیگو سرائے نے مرکزی دار القضاء سے ذیلی دارالقضاء کے روابط کو مزید مضبوط کرنے پر زور دیا۔

واضح رہے کہ امارت شرعیہ کے پلیٹ فارم سے بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں مرکزی دارالقضاء کے علاوہ ۶۲/مقامات پر ذیلی دارالقضاء قائم ہیں اور وہاں بحسن وخوبی امور قضاء انجام پا رہے ہیں،اور دارالقضاء کی طرف عوام کے رجوع میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے،یہاں کے فیصلہ کو لوگ بہت عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مولانا انظار عالم قاسمی نائب قاضی شریعت مرکزی دار القضاء، مفتی محمد انور قاسمی قاضی شریعت دار القضاء رانچی،مولانا طفیل احمد رحمانی قاضی شریعت سمستی پور،مولانا ارشد قاسمی قاضی شریعت کشن گنج،مولانا ارشد صاحب گوگری، کھگڑیا،مولانا مفتی مجیب الرحمٰن بھاگل پوری معاون قاضی مرکزی دارالقضاء،مولانا سعود عالم قاسمی قاضی شریعت جمشید پور،مولانا عبدالباسط قاسمی قاضی شریعت ایٹاہار،مولانا فلاح الدین قاسمی قاضی شریعت توپسیا، کولکاتا،مولانا ضمیرالدین قاسمی قاضی شریعت کولکاتا،مولانا محمد شاہد قاسمی قاضی شریعت دھنباد،مولانا مفتی خورشید عالم قاسمی قاضی شریعت مدرسہ اصلاح المسلمین چمپانگر، بھاگل پور، قاضی نثار احمد صاحب قاضی شریعت بتیا،مولانا فخرالدین صاحب قاضی شریعت پرولیا،مولانا فخرالدین صاحب قاضی شریعت شیوہر،مولانا ثناء اللہ صاحب قاضی شریعت ہاری باغ،مولانا سعید اسعد صاحب دارالقضاء آسنسول،مولانا شفیق عالم قاسمی قاضی شریعت گڈا،مولانا عبدالشکور صاحب قاضی شریعت ویشالی،مولانا عتیق اللہ صاحب قاضی شریعت ارریہ،مولانا شاداب صاحب قاضی شریعت سمری بختیار پور،مولانا رضوان قاسمی قاضی شریعت یکہتہ مدھوبنی،مولانا احسان الحق قاسمی قاضی شریعت ڈہری اون سون، مولانا ارشد قاسمی قاضی شریعت پورنیہ،مولانا عبدالحق صاحب قاضی شریعت رام پاڑہ کٹیہار، مولانا اقبال صاحب قاضی شریعت شکر پور بھرواره ،مولانا سرور عالم قاضی شریعت بارا عید گاہ پورنیہ، مولانا اظہارالحق صاحب قاضی شریعت للجہ ،سہرسہ،مولانا اسرار صاحب قاضی شریعت دارالقضاء کلداس پور، کٹیہار، مولانا رضاء الکریم صاحب دارالقضاء ایٹاہار،مولانا کلیم اللہ مظہر صاحب قاضی شریعت چترپور نے ایجنڈے کے تحت قضاء کے مسائل پر مناقشہ اور بحث ومباحث میں حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز مولانا محمد ارشد صاحب قاضی شریعت گوگری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا،نظامت کے فرائض مولانا مفتی سہیل اختر قاسمی نائب قاضی دارالقضاء امارت شرعیہ نے بحسن وخوبی انجام دیے،انہوں نے گذشتہ میٹنگ میں پاس شدہ تجاویز پر عملی پیش رفت کو بیان کیا۔مولانا مفتی شمیم اکرم رحمانی نے گذشتہ میٹنگ کی کارروائی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی ۔اخیر میں حضرت امیر شریعت مدظلہ کی دعا پر مجلس اختتام کو پہونچی۔

سعودی عرب اور اسرائیل میں یہ قربت کیوں؟

سعودی عرب اور اسرائیل ایران کے خطے میں بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے خلاف کوششوں میں ایک دوسرے کے غیر اعلانیہ اتحادی ہیں، یہ رشتہ پروان چڑھ رہا ہے،لیکن یہ انتہائی حساس معاملہ ہے اور گاہے بگاہے اس میں ایک عندیہ ملتا ہے کہ اندرون خانہ کچھ گل افشانیاں ہورہی ہیں ۔گذشتہ ہفتے اسرائیلی فوج کے سربراہ جنرل گیڈی ائزنکوٹ نے برطانیہ سے کام کرنے والے سعودی اخبار ایلاف کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ ایران کا مقابلہ کرنے کے لیے اسرائیل سعودی عرب کے ساتھ انٹیلی جنس کا تبادلہ کرنے پر تیار ہے۔انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جہاں تک ایران کے حوالے سے خدشات ہیں تو دونوں ملکوں کا مشترکہ مفاد اس کو روکنے سے وابستہ ہے۔

اس انٹرویو کے چند دن بعد سعودی عرب کے سابق وزیر انصاف محمد بن عبدالکریم عیسیٰ اور سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کے قریبی ساتھی نے پیرس میں منعقدہ ایک کانفرنس کے بعد اسرائیلی اخبار معریو کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کے نام پر تشدد یا دہشت پر مبنی کسی بھی اقدام کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اسے اسرائیل سمیت کسی جگہ درست قرار نہیں دیا جا سکتا ہے''۔عرب دنیا میں اس طرح سے اسرائیل کے خلاف حملوں پر کھلے عام تنقید کرنا بہت غیر معمولی بات ہے۔اس کے بعد اسرائیلی فوج کے ایک سابق اعلیٰ اہلکار کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ انھوں نے حال ہی میں کچھ سعودی شہزادوں سے ملاقاتیں کی ہیں اور کہا ہے کہ اب آپ ہمارے دشمن نہیں ہیں۔اس طرح کے پیغامات کوئی حادثاتی طور پر نہیں بھیجے گئے ہیں، یہ واضح طور ہر سعودی عرب کے اسرائیل کے بڑھتے ہوئے تعلقات کی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔رہا سوال یہ کہ سعودی اور اسرائیل کے یہ تعلقات کہاں تک جا سکتے ہیں؟ تو اس کا انحصار کئی پہلوؤں پر ہے۔اہم سوال یہ ہے کہ کیا ولی عہد محمد بن سلمان کے سعودی عرب کو تبدیلی کی راہ پر ڈالنے کے اقدامات کامیاب ہوں گے؟ ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف ایران کے اثر ورسوخ کو روکنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کے پیچھے بڑا کھیل چل رہا ہے۔

بنیادی طور پر اگر سعودی اسرائیلی شراکت داری سامنے آتی ہے تو اس میں فلسطین کے محاذ پر پیش رفت کرنی ہوگی۔سعودی عرب عرصے سے کہہ رہا ہے کہ وہ اس مسئلے کے حل ہونے پر ہی اسرائیل کو کھلے عام تسلیم کرے گا۔ فلسطینی ریاست کے قیام کے وعدے پر مبنی معنی خیز امن کی بات چیت کی بحالی کے بغیر اسرائیل،سعودی اتحاد پر اندیشوں کے سائے قائم رہیں گے۔(ماخوذ از بی بی سی لندن)